إنّ هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ماتيسر منه
(بخاري و مسلم)

مبادی

اُصولِ قراءاتِ سبعہ وثلاثہ

من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

مرتّب

مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیہ مسیح العلوم ، بنگلور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

مکتبہ مسیح الامت

إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرء وا ماتيسر منه. (بخاری ومسلم)

مبادیٔ

اُصول قراءاتِ سبعہ وثلاثہ

من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

مرتّب

مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم بنگلور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

نام کتاب : مبادی اصول قراءات سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

مؤلف : مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم بنگلور

صفحات : ۱۷۳

تاریخ طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۸ھ

ناشر : مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

موبائل نمبر : 9036701512 / 09634830797

ای میل : maktabahmaseehulummat@gmail.com

فہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اس مشفق ومہربان ہستی کے نام،جن کی مشفقانہ تعلیم وتربیت،رہبری وہدایت ،دوررس فکرسازی نے قرآن اوراس معزز علم کو حاصل کرنے کے لیے مجھ ناچیز کا انتخاب کیا اورآخری لمحے تک اس سلسلے میں رہبری ورہنمائی فرماتے رہے،آپ رحمہ اللہ کی تربیت نے مجھ حقیر وفقیرکو شریعت اسلامیہ اورعلوم دینیہ کی خدمت کے لائق بنایا۔

اس سے میری مراد میرے والدِ ماجد مولانا قاری محمد فضل الرحمان صاحب رحمہ اللہ ،سابق استاذ دارالعلوم صدیقیہ، میسور ہیں،جنہوں نے ۲۲؍صفر ۱۴۳۲ھ بہ مطابق ۲۷؍

جنوری ۲۰۱۱ء بہ روز جمعرات ایک طویل علالت کے بعد اللہ اللہ کرتے ہوئے اس دار الفنا سے منہ موڑ کر دار البقا کی طرف کوچ فرمایا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے منور کرے اور جنت الفردوس میں ان کو ٹھکانہ عطا فرمائے۔ آمین

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تیری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسا

کلماتِ تائید وتبریک

تھانوئ وقت حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مدظلہ
بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

زیرِ نظر رسالہ ”مبادئ اصول قراءت سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ“ طالبین فنِ قراء کو قراءتِ سبعہ وثلاثہ کے بنیادی اصول سے آگاہی بخشنے کی غرض سے مرتب کیا گیا ہے، جو بہت مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع پر حاوی وجامع ہے۔

مؤلفِ رسالہ مولانا قاری ومقری لقمان صاحب

استاذِ قراءت جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور ایک خوش الحان ومجود قاری ہیں، جو اس فن کا صاف ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔آپ نے اپنے اساتذۂ کرام کی مہارت سے استفادہ کرتے ہوئے ان کے مرتب کردہ اصول کو معتبر کتب کی روشنی میں جمع کردیا ہے، جو طلبۂ کرام کے لیے نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرتب کے مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور طلبا کے لیے اس کو مفید فرمائے۔

محمد شعیب اللہ خان

مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

کلماتِ تائید و توثیق

استاذ القراء والمجودین القاری المقری مولانا مفتی
قاری محمد ایوب انصاری صاحب مدظلہ
شیخ القراء شعبہ قراءت وتجوید مدرسہ مفتاح العلوم، میل وشارم

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ بلاشبہ علم قراءتِ سبعہ وعشرۂ متواترہ، علومِ قرآنی میں قدیم ترین اور اشرف علم ہے، دورِ اول اور اس سے قریب ادوار میں اس افضل ترین علم کے ساتھ وہی اعتنا تھا، جس کا حقیقۃً یہ علم مستحق ہے اور

متقدمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”خَیرُکُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ“ کے پیش نظر قراٰتِ سبعہ وعشرہ سیکھنے سکھانے کا بہت اہتمام کرتے تھے۔

لہذا اگر ہم فنِ قراءت کے تدوینی دور کا مطالعہ کریں گے، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ائمۂ قراءتِ سبعہ وعشرہ نے کیسی جان فشانی کے ساتھ اس علم کی حفاظت کی ہے اور ایک ایک قراءت کو پہنچانے میں کیسے ضبط واحتیاط کا معاملہ اپنایا ہے؛ لیکن جوں ہی دورِ اول سے بعد ہوتا گیا، تو اس علم سے بے اعتنائی بڑھتی گئی، حتی کہ اس علم پر خدمت کرنے والے گنتی کے چند ہوگئے اور ویسے بھی موجودہ دور میں تو اس سے اور بھی زیادہ بے تعلقی اور عدمِ ممارست ہوگئی۔ ایسے نازک

ماحول میں عزیزم مولوی قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی زید مجدہ نے ایک کتاب بہ نام: ''مبادیٔ اصول قراءتِ سبعۃ وعشرہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ'' لکھی۔ مؤلف موصوف ہمارے مدرسے ہی کے ایک فرزند ہیں، جن کی دوران تحصیلِ علم اس فن سے مکمل مناسبت تھی، اوران کا اس فن سے خاص لگاؤ بھی تھا، مؤلف کی اس کتاب کو بندہ نے اپنی بے مائیگی اور کم علمی کے احساس کے ساتھ از اول تا آخر مطالعہ کیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ بہت آسان اور جامع کتاب پا یا، جس میں اس فن سے مناسبت رکھنے والے مبتدی طلبہ کے لیے خصوصاً اور سبھی کے لیے عموماً قراءتِ سبعہ وعشرۂ متواترہ سے متعلق چند بنیادی اور کارآمد اصولوں کو مؤلف موصوف نے بڑی عرق ریزی کر کے جمع کیا۔ راقم الحروف بہ

صمیمِ قلب مبارک باد پیش کرتا ہے کہ مؤلف موصوف نے
شب وروز محنت کر کے اپنے نامۂ اعمال کو روشن وتاب ناک
بنایا اور اصولی باتوں کو لکھ کر اس فن کو آسان کر دیا اور قراءتِ
سبعہ وعشرہ کی ترویج کو اسہل بنایا۔

دعا ہے کہ پروردگارِ عالم عزیزم کی اس خدمت
کو قبولِ عام کی دولت سے نوازے اور اپنی بارگاہ میں
اسے حسنِ قبول عطا فرمائے۔

محمد ایوب انصاری عفی عنہ

مؤرخہ: ۵ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ

بہ مطابق ۲۲ ستمبر ۲۰۱۲ء

التقریظ

استاذ القراء والمجودین القاری المقری حضرت مولانا قاری آفتاب صاحب دام اقبالہم

استاذ الاساتذہ دار العلوم، دیوبند

حامدا ومصلیا وبعد

بہ موجبِ ارشادِ باری ''وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلاً'' قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا نہایت ضروری ہے، یعنی قرآن کریم کو صحیح مخارج سے تمام صفات کی رعایت کرتے ہوئے پڑھنا اور ادا کرنا ہر انسانِ عاقل، بالغ مرد وعورت پر ضروری ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی

ہے کہ بچے کو شروع سے ہی اس بات کا عادی بنایا جائے اور ابتدا سے ہی کسی اچھے استاذ سے پڑھوایا جائے، جو خود بھی اچھی ادائیگی پر قادر ہو۔ اللہ رب العزت نے اس قرآن کریم کو نازل فرما کر اس کی ہمہ جہت حفاظت کی ذمے داری بھی خود اپنے ذمے لی ہے اور اس وعدۂ حفاظت کو پورا کرنے کے لیے اپنے مخصوص بندوں میں سے مخصوص حضرات کو اس کام کے لیے کھڑا کیا؛ تاکہ مختلف پہلوؤں سے اس ذمے داری کے فریضے کو بہ حسن وخوبی انجام دیں۔ انہیں میں سے ایک جماعت حفاظ و قراء کی بھی ہے، جو الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کی صحیح ادا کی حفاظت کا کام انجام دے رہی ہے، جن پر معانی و مطالب کی صحت کا دارومدار ہے، قرآن کریم کو چوں کہ

فصیح ترین عربی میں نازل ہوا ہے، اور اس زبان کی نزاکت وحساسیت کا عالم یہ ہے کہ اس کے حروف کی ادائیگی میں معمولی فرق سے مفہوم بدل جاتے ہیں اور الفاظ اپنے معانی کھودیتے ہیں۔

اس اہم اور بنیادی رخ کی حفاظت کے لیے علمائے مجودین، ماہرین ومحققین نے شب وروز اپنی محنتوں کو اس فن کی تدوین پر صرف کیا، اور ایسے اصول وضوابط مدون فرمائے، جن کی روشنی میں قرآن کریم کے الفاظ کی ادائیگی اور تلاوت مع سبعہ احرف کے ٹھیک اسی انداز پر ہوسکے، جن پر یہ نازل ہوا۔ اور خود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی اسی طرح اس کی تلاوت فرمائی اور اپنے صحابہ کو بھی سکھایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ صدیاں گذر جانے کے

باوجودبھی قرآنِ مجید کے حروف کے اصوات واداء اپنی جملہ صفات وکمالات کے ساتھ جوں کی توں محفوظ ہیں اوران شاء اللہ تا قیامِ قیامت یہ سلسلہ اسی طرح جاری وساری رہے گا۔

الحمدللہ ہمارے اس دور میں بھی اس فن کی طرف خوب خوب اعتنا ہے اوراس فن کے ماہرین اپنی اپنی تحقیقات اور تجربات کی روشنی میں فنِ تجوید وقرأت کے حصول کو آسان سے آسان تر بنانے کی سعی فرمارہے ہیں۔اسی سلسۃ الذہب کی ایک کڑی زیرنظر یہ کتاب بھی ہے جو''مبادیٔ اصولِ قراءت سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ'' کے نام سے موسوم ہے،جس کو ہمارے لائقِ صداحترام فاضلِ نوجوان عزیزم قاری ومقری محمد

لقمان صاحب قاسمی استاذِ تجوید وقراءت مدرسہ مسیح العلوم، بنگلور نے اپنے شب وروز کی جدوجہد اور تدریسی تجربات کی روشنی میں ''الدرۃ المضیہ'' کے مضامین کے حصول وفہم کو زیادہ سے زیادہ آسان کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔قاری صاحب موصوف نے بڑے ہی بیدار مغز ہوکراس کتاب میں مذکور تمام مسائل کو بہت اچھی طرح عام فہم انداز میں حل کیا ہے اور کلمے میں قرائے کرام کے اختلاف کو معتبر کتابوں کی مراجعت کی مدد سے اچھی طرح واضح کردیا ہے۔ بندہ قلتِ وقت کی بنیاد پر تمام مضامین کو باغور نہیں دیکھ سکا؛ البتہ اکثر مضامین کو غائرانہ نظر سے دیکھا ہے،بعض جگہ جزوی تصحیح بھی کی ہے، تاہم ناظرین اور شائقین لحنِ قراءت کے لیے اس کو بے حد

مفید پایا، قاری صاحب موصوف نے مزید ہمارے اوپر احسان کرتے ہوئے اس کتاب کو جیب کے سائز چھاپ نے کا ارادہ فرمایا ہے، جس سے ان شاء اللہ مزید آسانی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کی اس سعی جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کو خاص و عام کے لیے مفید تر بنائے۔

آمین یارب العلمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

حررہ آفتاب امروہی

خادمِ طلبۂ شعبۂ تجوید وقراءت دارالعلوم، دیوبند

۱۷ ؍ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ بہ روز جمعہ

التقريظ

حضرت مولانا قاری مفید الاسلام صاحب فلاحی

ناظم مکتبۂ قراءت اکیڈمی

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

علوم دینیہ میں علم قراءت کو ایک خاص مقام واہمیت حاصل ہے، اسی فضل خاص کے پیش نظر علمائے سلف ہر زمانے میں اس کی قابل قدر ہی نہیں بل کہ قابل فخر خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء؛ لیکن موجودہ زمانے میں اس مبارک

علم کی جانب التفات بہت کم ہو گیا ہے، یہاں تک کہ اکثر مدارس عربیہ میں اس کو ثانوی؛ بل کہ اس سے بھی بعد کا درجہ حاصل ہے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان قرائے کرام کو جو دن رات ایک کرکے اس فن کی اشاعت میں (قرائۃً وکتابۃً) لگے ہوئے ہیں اور اس کے لیے ہر طرح کی کوشش کر رہے ہیں، من جملہ ان قراء میں سے عزیز مکرم جناب قاری محمد لقمان صاحب، میسوری بھی ہیں، جنہوں اس فن کی اشاعت کے لیے "مبادیٔ اصولِ قراءت سبعہ وثلاثہ من طریق الشاطبیۃ والدرۃ" مرتب فرمائی۔ میں نے اس کتاب کو واٹ ساپ پر مختلف مقامات سے دیکھا، الحمد للہ طلبہ کے لیے آسان ومفید پایا اور طرزِ بیان ماشاء اللہ بہت خوب ہے، مجھے امید ہے

کہ طلبائے کرام اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو مفید اور مقبولِ انام بنائے اور مؤلف کو مزید حوصلہ عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم

حررہ: محمد مفید الاسلام فلاحی

27,3,17

عرض مرتب

اللہ کے فضل وکرم اور حضراتِ اساتذہ کی توجہات اور دعاؤں سے بندے کو فنِ قراءت سے مناسبت ؛ بل کہ والہانہ تعلق پیدا ہو گیا اور فراغت کے بعد حضرات اساتذہ کے مشورے اور حکم سے جنوبِ ہند کی مشہور ومقبول دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور (جو تھانویؒ وقت حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب کی محنتوں اور کوششوں سے آج جنوب میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور علمائے دیوبند کا بے باک ترجمان ہے) میں خدمت کا موقع اور حضرت مہتمم صاحب سے استفادہ کا موقع نصیب ہوا۔

میرے ذوق اور مذاق کے مطابق یہاں میرا تقرر بہ حیثیت استاذِ قراءت ہوا۔میں نے یہاں طلبہ کو پڑھانے کے لیے اپنے اساتذہ کا طرز اختیار کیا اور ”اصولِ شاطبیہ ودرّہ“ کے قواعد مختصر انداز میں از بر کروانے کے لیے میں اپنے اساتذہ حضرت مولانا مفتی قاری محمد ایوب صاحب،حضرت مولانا قاری مطہر صاحب اور حضرت مولانا قاری نثار صاحب دامت برکاتہم (اساتذۂ قراءت مفتاح العلوم،میل وشارم) کے مرتب کردہ دو نسخوں کو استعمال کرتا رہا،دورانِ تدریس طلبہ کی سہولت کے پیشِ نظر دونوں نسخوں کو جمع کرنے اور ان قواعد کے علاوہ کچھ اور اہم اور ضروری باتیں جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی،تو میں نے ان مذکورہ اساتذہ کے مشورے سے کام شروع کیا۔

بندے نے یہ کتاب دراصل اپنے انہیں تین مشفق اساتذہ کے نسخوں کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دی ہے اور اس کو ائمہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے؛ تاکہ ہر امام اور راوی کے قواعد الگ الگ ذہن نشین ہو جائیں نیز دونوں نسخوں کے قواعد کو اسی طرز پر مرتب کیا اور مزید ضروری اضافے بھی کئے اور احتیاطاً فن کی دیگر کتب شاطبیہ، الدرۃ المضیۃ، عنایاتِ رحمانی، اتحاف فضلاء البشر، البدور الزاہرۃ، شرحِ سبعہ، غیث النفع، احیاء المعانی، الفوائد المحببۃ، اصول القراءات، حضرت قاری جمشید صاحب دام اقبالہم شیخ القراء دارالعلوم دیوبند، عمدۃ الشغف اور عشرۂ قرآن مؤلفہ حضرت مولانا قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ العالی بھی پیش نظر رکھیں اور ان سے مراجعت کی۔

الحمدللہ بندے نے اس رسالہ کو طلبہ کے لیے مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی اختصار سے کام لیتے ہوئے طول لاطائل سے احتراز کیا ہے۔ تکمیل کے بعد ان مشفق اساتذۂ کرام اور استاذ الاساتذہ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری آفتاب صاحب مدظلہ سے نظرِ ثانی کی درخواست کی تو انھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات ومشغولیات کے باوجود نظر ثانی کی زحمت فرمائی اور مفید ہدایات سے نوازا؛ لہذا میں ان اساتذہ کا دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ امت پر تادیر قائم فرمائے اور اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمائے۔

نیز میرے رہبر ورہنما، مربی ومحسن حضرت اقدس مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ میری ادنیٰ گذارش پر رسالہ پر نظر فرما کر نہ صرف اپنے تائیدی وتبریکی کلماتِ عالیہ سے نوازا؛ بل کہ جامعہ کی جانب سے اس کی اشاعت کا بھی نظم فرما کر بندہ کی بے حد ہمت افزائی فرمائی۔

فجزاه الله عنا وعن جميع المسلمين و أطال ظله على الأمة بالسلامة.

نیز میں اپنے رفقا جناب احمد سعید صاحب اور مولانا خالد خان قاسمی صاحب (اساتذۂ جامعہ مسیح العلوم) کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی ترتیب و تنسیق اور تیاری وتزئین میں میرا بے حد تعاون فرمایا۔

فجزاهما الله تعالى خير الجزاء فى الدنيا و الآخرة.

اخیر میں قارئین سے گذارش ہے کہ اگر کہیں سہو و

خطا پائیں،تو ضرور آگاہ فرمائیں۔اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالی میں بندہ دست بہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ !اس رسالے کو اپنی بے انتہا رحمت سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور طلبہ کے لیے مفید اور بندے،اس کے والدین اور حضراتِ اساتذۂ کرام کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین یارب العالمین

محمد لقمان

خادمِ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم،بنگلور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزول قرآن علی سبعة احرف

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے دیکھا، تو پوچھا کہ یہ سورت تم نے کس سے پڑھی ہے؟ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیا، میں ان کو بارگاہِ رسالت لے گیا اور واقعہ عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے سن کر تصویب فرمایا اور فرمایا: ”اِنَّ ھٰذَ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ

أَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْامَا تَيَسَّرَ مِنْهُ " یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو، اس سے پڑھ لو، اس حدیث کے راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (۱)

سبعۃ احرف میں تقریباً چالیس اقوال ہیں؛ لیکن علامہ دانی رحمہ اللہ ، اکثر محققین اور جمہور اہل ادا کی رائے پر سات حروف سے سات لغات مراد ہیں؛ البتہ ان تین باتوں پر تمام اہل ادا کا اجماع ہے۔

(۱) جِبْرِيْلَ، اَرْجِهْ، هَيْهَاتَ، هَيْتَ لَكَ، اُفٍّ وغیرہ قلیل کلمات کے علاوہ ہر ایک کلمہ سات طرح نہیں پڑھا جاتا۔

(۱) بخاری ۲:۷۴۷/مسلم :۲۷۲

(۲) قرائے سبعہ کی قراءتیں بھی سات حروف میں داخل ہیں۔ (۱)

(۳) عوام کے گمان کے موافق ان سات سے قرائے سبعہ کی قراءتیں نہیں ہیں؛ کیوں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سات حروف کی حدیث ارشاد فرمائی تھی، اس وقت قرائے سبعہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ (۲)

تنبیہ: قراءاتِ سبعہ تیسیر اور شاطبیہ پر منحصر نہیں ہیں اور مصاحفِ عثمانیہ ساتوں حروف پر حاوی ہیں۔ (۳)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/۱۱۲

(۲) عنایاتِ رحمانی: ۱/۴۱، شرح سبعہ: ۱/۱۱۷

(۳) شرح سبعہ: ۱/۱۲۳، عنایاتِ رحمانی: ۱/۴۵

یہ اختلافات مجموعی اعتبار سے تین قسموں پر ہیں:
(۱)صرف لفظاً تغیر ﴿عَلَیۡهِمۡ عَلَیۡهُمۡ﴾ (۲) لفظاً و معنیً تغیر ﴿قُلۡ رَّبِّ، قٰلَ رَبِّ﴾ (۳) لفظاً و معنیً متحد تلفظ کی کیفیت میں تبدیلی۔ جیسے: صلہ، عدمِ صلہ، تغلیظ لام وغیرہ۔ (۱)

اختلافِ قراءت کی سات نوعیّتوں کے بارے میں سب محققین متفق ہیں؛ البتہ قراءت کے استقراء کے باعث نوعیت کی تعیین میں معمولی سا فرق ہے۔ یہاں ابوالفضل راضی رحمہ اللہ کا استقراء نقل کیا جاتا ہے۔

قراءت کا اختلاف سات اقسام پر منقسم ہے:
(۱) اسماء کا اختلاف (واحد، تثنیہ و جمع، تذکیر و تانیث)

---

(۱) عنایاتِ رحمانی: ۱/ ۴۵

﴿كَلِمَتُ رَبِّكَ ، كَلِمٰتُ رَبِّكَ﴾ (۲) افعال کا اختلاف ﴿قٰلَ رَبِّی،قُلْ رَبِّی﴾ (۳) وجوہِ اعراب کا اختلاف ﴿بِالْبُخْلِ ، بِالْبَخْلِ﴾ (۴) الفاظ کی کمی اورزیادتی کا اختلاف ﴿مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرِ، تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (۵) تقدیم وتاخیر کا اختلاف ﴿فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ﴾ (۶) بدلیت کا اختلاف ﴿نُنْشِزُهَا ، نُنْشِرُهَا﴾ (۷) لہجوں کا اختلاف جس میں تفخیم وترقیق، فتح، امالہ وتقلیل، قصرو مدوغیرہ داخل ہیں۔ (۱)

(۱) عشرہ قرآن:۱۸،عنایاتِ رحمانی:۱/۴۳

قراء اور فقہاء کے اختلاف کا فرق

فقہا کا اختلاف اجتہادی ہوتا ہے اور قراءت کا اختلاف روایتی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے فقہا کی وجوہِ اختلافی میں سے نفس الامر میں ایک حق اور صواب ہے اور ہر مذہب دوسرے کی نسبت سے صواب ہے؛ مگر خطا کا احتمال رکھتا ہے اور قراءت کے وجوہِ اختلافی میں سے نفس الامر میں ہر ایک صواب، حق، منزل من اللہ، قرآن مجید اور کلام اللہ ہے، جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) عنایاتِ رحمانی: ۱/۲۶، الفوائد المحبیہ: ۲۰

ارکان قراءت

ارکان قراءت تین ہیں:

(۱) قواعدِ نحویہ کی مطابقت۔

(۲) رسم الخط کی موافقت۔

(۳) اسنادِ صحیحہ متصلہ کی متابعت۔

بعض متاخرین کے نزدیک روایت کا متواتر ہونا بھی شرط ہے۔ (۱)

(۱) احیاء المعانی: ۲۳

سبعۃ احرف کا سبب اور مقصد

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی بعثت برخلاف دیگر انبیا ورسل علیہم السلام کے قیامت تک کے لیے اور سارے عالم اور تمام اقوامِ عالم کے لیے تھی اور قرآن لغتِ عرب میں نازل ہوا تھا، لغات جدا جدا تھے، زبانیں متفرق تھیں، لغت واحد، پر قراءت کا حکم تکلیف مالا یطاق ہوتا، اس کے علاوہ دیگر مصالح بھی تھے؛ لہذا امت کی سہولت و آسانی کے پیشِ نظر قرآن کا نزول سبعۃ احرف پر ہوا۔ (۱)

(۱) عشرہ قرآن: ۱۸، مسلم شریف: ۱/ ۲۷۳، ترمذی: ۲/ ۱۱۸

انتساب قراء ورواۃ وطریق

اختلاف قراء ت کی نسبت قاری (امام نافع رَحِمَہُ اللّٰہُ) کی طرف ہو، تو قراءت۔ راوی (قالون رَحِمَہُ اللّٰہُ) کی طرف ہو، تو روایت۔ راوی کے شاگرد کی طرف ہو، تو طریق (شاطبی رَحِمَہُ اللّٰہُ) کہتے ہیں۔

فائدہ: لہذا جو اختلاف قراء و رواۃ اور طریق سے ثابت ہو، جن اختلافی وجوہ پر تمام قراء کا اتفاق نہ ہو، اس کو خلافِ واجب کہتے ہیں۔ جیسے: مدِ بدل کی وجوہِ ثلاثہ (طول، توسط، قصر) (۱)

---

(۱) عنایاتِ رحمانی:۱/ ۱۸، عشرہ قرآن:۱۸، ۱۹، شرح سبعہ:۱/ ۳۷۱

تــنبیہ: اس قسم کے تمام اختلافات کا جمع الجمع میں پڑھنا واجب اور ضروری ہے۔

فــائدہ: جن اختلافی وجوہ پر تمام قراء کا اتفاق ہو، وہ خلافِ جائز کہلاتے ہیں۔جیسے: مدِ عارض کی وجوہِ ثلاثہ (طول، توسط، قصر)

تنبیہ: اس قسم میں کسی ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے؛ بل کہ تمام وجوہ کا جمع کرنا معیوب ہے؛ البتہ افہام وتفہیم کے لیے ہو، تو کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: اجرائے قراءت کرتے وقت دو راویوں کے درمیان اختلاف ہو، تو راوی کا نام لیا جائے گا؛ ورنہ امام کا نام لیا جائے گا۔ (۱)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/ ۳۷۲، عنایاتِ رحمانی: ۱/ ۱۸

	رموزالانفراد		رموز الاجتماع
ا	نافع مدنیؒ	ث	الکوفیون (عاصم حمزہ کسائی)
ب	قالونؒ	خ	القراء السبعة ماعدا نافع
ج	ورشؒ	ذ	الکوفیون وا بن عامر
د	ابن کثیر مکیؒ	ظ	الکوفیون وابن کثیر
ہ	بزیؒ	غ	الکوفیون وابوعمرو
ز	قنبلؒ	ش	حمزہ کسائی
ح	ابوعمر بصریؒ	صحبة	حمزہ کسائی شعبة
ط	دوریؒ	صحاب	حمزہ کسائی حفص
ی	سوسیؒ	عم	نافع وابن عامر
ک	ابن عامر شامیؒ	سما	نافع وابن کثیروابوعمرو
ل	ہشامؒ	حق	ابن کثیروابوعمرو
م	ابن ذکوانؒ	نفر	ابن کثیروابوعمرووابن عامر
ن	عاصم کوفیؒ	حرمی	نافع وابن کثیر
ص	شعبةؒ	حصن	الکوفیون ونافع
ع	حفصؒ		
ف	حمزہ کوفیؒ		
ض	خلفؒ		
ق	خلادؒ		
ر	الکسائی کوفیؒ		
س	ابو الحارثؒ		
ت	دوری علیؒ		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمۃ

تعریفات

صلے کا بیان

صلہ: کسرے کو اتنا کھینچنا کہ یائے مدہ پیدا ہو جائے اور ضمے کو اتنا کھینچنا کہ واوِ مدہ پیدا ہو جائے۔ جیسے: فِیْہِ، عَنْہُ، عَلَیْکُمْ.

ھائے ضمیر کا صلہ: ہائے ضمیر (واحد مذکر غائب) کا ماقبل و مابعد ساکن ہو یا ماقبل متحرک و ما بعد ساکن ہو، تو بالاتفاق عدمِ صلہ ہوگا۔ جیسے: مِنْہُ الْمَآءِ، وَیُعَلِّمُہُ الْکِتَابَ.

جس ہائے ضمیر کا ماقبل و مابعد متحرک ہو، تو اس میں بالاتفاق صلہ ہوگا۔ جیسے: مِنْ رَبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ سوائے "یَرْضَهُ لَكُمْ" کے۔

فائدہ: جس ہائے ضمیر (واحد مذکر غائب) مکسور یا مضموم کے ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو، تو ابنِ کثیر مکی رَحِمَهُ اللهُ ایسی تمام جگہوں میں (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: فِيْهِ هُدًى.(۱)

اختلاس: دو تہائی حرکت ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ اگر یہ صلے کے مقابل آئے، تو پوری حرکت مراد ہوتی ہے۔ مثلاً: نُؤْتِهٖ مِنْهَا سے نُؤْتِهِ مِنْهَا.(۲)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۴، شرح سبعہ: ۱/۲۰۶

(۲) شاطبیہ: ۱۴، حاشیہ شرح سبعہ: ۱/۲۰۶

میمِ جمع : اس میم کو کہتے ہیں، جو ہائے کنایہ ﴿ھم﴾ اور کاف ﴿کم﴾ وتائے خطاب ﴿تم﴾ کے بعد آتا ہے، اس کی اصل حرکت ضمہ ہے۔ جیسے: عَلَیۡکُمُ الۡاَرۡضُ ؛ لیکن مابعد متحرک ہو، تو اس کو تخفیفاً ساکن پڑھتے ہیں۔

میمِ جمع کا صلہ : میم جمع کے ماقبل ومابعد متحرک ہو، تو صلہ کرنے والے ائمہ اس میم جمع کی حرکت کو باقی رکھ کر مابعد ایک واوِ مدہ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔ جیسے: عَلَیۡکُمُوۡا انفسکم. (۱)

(۱) شاطبیہ: ۱۰، شرح سبعہ: ۱/۲۰۴

ادغام کا بیان

ادغامِ کبیر : ایک حرفِ متحرک کو ساکن کر کے دوسرے حرفِ متحرک میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغامِ کبیر کہتے ہیں۔ جیسے: قِیْلَ لَّهُمْ.

ادغامِ صغیر: ایک حرفِ ساکن کو دوسرے حرفِ متحرک میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغامِ صغیر کہتے ہیں۔ جیسے: قُلْ رَّبِّی. (۱)

(۲) شاطبیہ: ۱۰

فتح، اماله وتقلیل

فتح : الف ماقبل مفتوح خالص انفتاحِ فم وصوت کی اداکو فتح کہتے ہیں۔ جیسے: مُوْسٰی، کُبْرٰی.

اماله : فتحے کو کسرے کی طرف اور الف کو''یا'' کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔ جیسے: مُوْسٰی، کُبْرٰی.

امالہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) امالۂ کبری (۲) امالۂ صغری (۳) امالہ بالحرکت (فتحے کو کسرے کی طرف مائل کرنا) یَرَی الَّذِیْنَ. (۱)

امالۂ کبری وصغری: فتحے کا میلان کسرے کی طرف اور الف کا میلان ''یا'' طرف زیادہ ہو، تو امالۂ کبری ورنہ امالۂ صغری ہوگا۔ مثلاً: مُوْسٰی، کُبْرٰی.

---

(۱) شاطبیہ: ۲۴

فائدہ: امالۂ کبری کو اضجاع ، امالۂ محضہ اور امالۂ کثیرہ قویہ بھی کہتے ہیں۔ املہ صغری کو تقلیل، بین اللفظین، بین بین، امالۂ قلیلہ اور ضعیفہ بھی کہتے ہیں؛ البتہ مطلق امالہ بولتے ہیں، تو امالۂ کبری ہی مراد ہوتا ہے۔ (۱)

ممنوعات امالہ: یا سے بدلے ہوئے وہ تمام آخری الفات (الفِ متطرفہ) اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائیں، تو امالہ نہ ہوگا۔ مثلاً: مُوسٰی الْكِتٰب، يَرَى الَّذِيْنَ؛ لیکن سوسی رَحِمَہُ اللّٰہُ کے نزدیک اس حالت میں صرف ذوات الراء میں بالخلف امالہ ہوگا۔

تنبیہ : سوسی رَحِمَہُ اللّٰہُ کے لیے بالخلف امالہ کے لیے شرط یہ ہے کہ را کے بعد یا کتابت کی شکل میں

(۱) شاطبیہ:۳۲۴، احیاء المعانی:۶۵

موجود ہو ﴿ذِكْـرَى الـدَّار ﴾ اگر نہ ہو ﴿اَوَلَـمْ يَرَ الَّذِيْنَ﴾ تو سوسیؒ کے لیے صرف فتحہ ہی ہے۔(۱)

تنبیہ: پانچ کلمات امالے سے مستثنیٰ ہیں۔

جیسے: لَدٰی، اِلٰی، حَتّٰی، عَلٰی اور مَازَكٰی. (۲)

ذوات الیا کی دو قسمیں ہیں۔(۱) یائی (۲) واوی

ذوات الیا یائی وواوی: جن کا آخری الف اصل کے اعتبار سے "یـا" ہو، تو یائی؛ اگر واو ہو، تو واوی (ان اسماء کی تثنیہ بنانے سے یائی اور واوی واضح ہو جائے گا) جیسے: یائی: هُـدٰی، هَـدٰی، هَـوٰی.

واوی: سَجٰی، رِبوٰا، تَلٰهَا، طَحٰهَا. (۳)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/ ۲۸۰

(۲) شاطبیہ: ۲۴

(۳) عنایتِ رحمانی: ۱/ ۴۵۶

متفرقات

مفصولِ عام وخاص : حرفِ صحیح ساکن (غیر مدہ) کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ دوسرے کلمے میں واقع ہو، تو اس کو مفصولِ عام (ساکنِ منفصل) کہتے ہیں۔ مثلاً: مَنْ اٰمَنَ، خَلَوْا اِلٰی.

اگر ہمزہ لامِ تعریف کے بعد ہو، تو اس کو مفصولِ خاص (ساکنِ متصل) کہتے ہیں۔ مثلاً: اَلْاَرْضُ. (۱)

نقل: مفصولِ عام اور مفصولِ خاص (ساکنِ متصل و منفصل) میں ہمزے کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے کر ہمزے کو حذف کر دینے کو نقلِ حرکت کہتے ہیں؛ بہ شرطے کہ ہمزے سے پہلے ساکن میم جمع نہ ہو۔

(۱) الفوائد المحبیۃ:۴۴، البدور الزاہرۃ:۱۹

﴿عَلَیۡکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ﴾ مثلاً: مَنۡ اٰمَنَ، خَلَوۡا اِلٰی، الاَرۡضُ. (۱)

اشمام بالحرف: ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملا کر ایک نئی آواز پیدا کرنے کو اشمام بالحرف کہتے ہیں۔ مثلاً: الصِّرَاطَ (''صاد'' کو ''زا'' میں خلط کر کے پڑھنا) (۲)

اشمام بالحرکت: قِیۡلَ، بِیۡعَ، لَاتَاۡمَنَّا وغیرہ میں زیر کی حرکت کو پیش کی طرف مخلوط کر کے اصل کی جانب دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ (۳)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/ ۲۴۷، البدور الزاہرۃ: ۲۱

(۲) البدور الزاہرۃ: ۲۱، عشرہ قرآن: ۲۴

(۳) عشرہ قرآن: ۲۴، البدور الزاہرۃ: ۱۵

مدِبدل: وہ ہے، جس میں ہمزۂ قطعی حرفِ مد پر مقدم ہو۔ ﴿اٰمَنَ، اُوْتُوْا، اِیْمَانٌ﴾

فائدہ: ورش مدِ بدل میں تثلیث کرتے ہیں خواہ محقق ہو﴿اٰمَنَ﴾ یا مُسَہَّل ہو﴿ءَ اٰلِھَتُنَا﴾ یا نقل کے بعد محذوف ہو۔ جیسے: اَلاٰخِرَۃُ، مَنَ اٰمَنَ (۱)

آٹھ قسمیں تثلیث سے مستثنیٰ ہیں۔ (چار کلمات، چار اصول)

چار کلمات یہ ہیں: (۱) اِسْرَائِیْلَ (۲) یُؤَاخِذُ (۳) اٰلاٰنَ (۴) عَادَانِ الْوُّلٰی.

چار اصول یہ ہیں: (۱) ہمزے کے ماقبل حرف صحیح ساکن متصل ہو۔ جیسے: قُرْاٰنُ، ظَمْاٰنُ وغیرہ۔ (۲)

---

(۱) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۱۸، البدور الزاہرۃ: ۱۹

(۲) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۱۹، ۲۲۰، البدور الزاہرۃ: ۴۵

(۲) وہ الف، جو تنوین سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے:

دُعَاءً، نِدَاءً وغیرہ۔

(۳) وہ مدہ، جو ہمزۂ وصلی کے بعد ہو۔ جیسے:

اِيْتِ بِقُرْاٰنٍ، اُوْتُمِنَ وغیرہ۔ (۱)

(۴) وہ مدہ، جو ورش کے قاعدے کے مطابق حرفِ مد سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے: ءَ اٰلِدُ سے اٰلِدُ. (۲)

تسہیل: ہمزے کو ہمزے کی حرکت کے موافق حرفِ مد کے درمیان سے ادا کرنے کو تسہیل کہتے ہیں۔ (۳)

تحقیق: ہمزہ کو پوری قوت اور سختی سے بغیر کسی تغیر

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۱۹، احیاء المعانی:۴۶

(۲) عنایاتِ رحمانی:۱/۳۰۱، البدور الزاہرۃ:۱۹

(۳) عنایاتِ رحمانی:۱/۳۳۲، امانیہ:۶۶

کے ادا کرنے کو تحقیق کہتے ہیں۔ (۱)

ابدال: ہمزے کو خالص حرفِ مد سے بدل دینے کو ابدال کہتے ہیں۔ جیسے: یُؤْمِنُوْنَ سے یُوْمِنُوْنَ. (۲)

ادخال: دو ہمزوں کے درمیان الف داخل کرنے کو ادخال کہتے ہیں۔ جیسے: ءَ اَلِدُ سے ءَ ا اَلِدُ. (۳)

سکتہ: سانس توڑے بغیر آواز بند کر کے تھوڑی دیر ٹھہر جانے کو سکتہ کہتے ہیں۔ (۴)

یائے اضافت: اس یائے متکلم کو کہتے ہیں، جو اسم، فعل و حرف کے ساتھ کاف اور ہائے ضمیر کی طرح ملحق

---

(۱) شاطبیہ: ۱۸

(۲) شرح سبعہ: ۱/ ۲۵۰، عنایاتِ رحمانی: ۱/ ۳۳۲

(۳) شاطبیہ: ۳۲، احیاء المعانی: ۸۰

(۴) شاطبیہ: ۱۶

ہوتی ہے۔جیسے:نَفْسِيْ، فَطَرَنِيْ، إِنِّيْ.

فائدہ: یائے اضافت کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ ہو،تو یائے اضافت کو بھی مفتوح پڑھتے ہیں۔جیسے: اِنِّیَ اَعْلَمُ.(۱)

یائے زائدہ: اس ''یا'' کو کہتے ہیں،جس کے حذف واثبات میں قراء کا اختلاف ہوا ہے اور یہ ''یا'' اسما اور افعال کے آخر میں ہوتی ہے۔جیسے:تُعَلِّمَنِ سے تُعَلِّمَنِیْ، الدَّاعِ سے الدَّاعِیْ.(۲)

نوٹ: ان دونوں یاءات کی مفصل بحث اصول کی دیگر کتب میں ملاحظہ فرمائیں،اختصار کے پیش نظر بندے نے اس کو ترک کر دیا ہے۔

---

(۱) شاطبیہ:۳۲

(۲) شاطبیہ:۳۴،احیاء المعانی:۸۱

مذاهب ائمۂ مختلفہ

بسملہ بین السورتین :وصل کل کی صورت میں ائمہ کرام کے مذاہب مندرجہ ذیل ہیں۔

قالون رحمہ اللہ ،مکی رحمہ اللہ ،عاصم رحمہ اللہ اور کسائی رحمہ اللہ بسملہ پڑھتے ہیں۔

حمزہ رحمہ اللہ صرف وصل محض (بلا بسملہ) کرتے ہیں۔

بصری ، شامی رحمہما اللہ وصل مع السکتہ اور وصل محض کرتے ہیں۔

ورش رحمہ اللہ :بسملہ ، وصل محض اور وصل مع السکتہ کرتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) شاطبیہ:۹

مقدارِ مدمتصل ومنفصل

ورش،حمزہ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ صرف طول کرتے ہیں۔

شامی رَحِمَهُ اللّٰهُ ،عاصم رَحِمَهُ اللّٰهُ ،کسائی رَحِمَهُ اللّٰهُ صرف توسط کرتے ہیں۔

مکی ،سوسی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں صرف قصر کرتے ہیں۔

قالون ،دوری بصری رَحِمَهُمَا اللّٰهُ مدِ متصل میں توسط مدِ منفصل میں قصر وتوسط کرتے ہیں۔ (۱)

میمِ جمع میں ائمہ کے مذاہب

میمِ جمع: میں قالون رَحِمَهُ اللّٰهُ بالخلف صلہ (سکون صلہ) اور مکی رَحِمَهُ اللّٰهُ بلاخلاف صلہ (صرف صلہ)

---

(۱) شاطبیہ:۹

کرتے ہیں؛ البتہ ورش رَحِمَہُ اللّٰہُ کے صلے کے لیے ضروری ہے کہ میم جمع کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ واقع ہو۔ جیسے: عَلَیْکُمُوْٓا اَنفُسَکُم.

فائدہ :صلے سے پیدا شدہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ آئے، تو مد کا بھی اختلاف ہوگا۔ جیسے:عَلَیْکُمُوْٓا اَنفُسَکُم.

فائدہ :میم جمع ساکن حرف سے پہلے ہو اور اسی کلمے میں ایسی "ھا" ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ (وصلاً) میم جمع کو بھی مکسور پڑھتے ہیں۔ ﴿بِهِمِ الاَسْبَاب، عَلَیْهِمِ القِتَال﴾ اور حمزہ وکسائی رَحِمَهُمَا اللّٰہُ (وصلاً) ھا کو مضموم پڑھتے ہیں۔ جیسے:بِهُمُ الاَسْبَاب، عَلَیْهُمُ القِتَال.

تنبیہ : عَلَیْهِمْ، اِلَیْهِمْ، لدیْهِمْ. میں حمزہ رحمہ اللہ حالین میں ''ھا'' کا ضمہ پڑھتے ہیں۔(۱)

تائے تانیث: مکی رحمہ اللہ بصری رحمہ اللہ کسائی رحمہ اللہ ہر وہ تائے تانیث میں، جو مفرد اسماء کے اخیر میں ہوتی ہے، لمبی ''تـــا'' سے لکھی اور پڑھی جاتی ہے، وقف بالہا کرتے ہیں۔ مثلاً: نِعْمَتُ سے نِعْمَةْ.

تـــنبیہ : مندرجہ ذیل پانچ کلمات میں صرف کسائی رحمہ اللہ کے لیے وقف بالہا ہے۔(۲)

(۱) اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ (۲) مَرْضَاتِ (۳) ذَاتَ بَهْجَةٍ (۴) لَاتَ حِیْنَ مَنَاص (۵) هَیْهَاتَ.

---

(۱) شاطبیہ: ۱۰

(۲) شرح سبعہ: ۱/ ۲۹۹، شاطبیہ: ۳۱

هَیُهَاتَ میں قنبل، کسائی رَحِمَهُمَا اللہُ کے ساتھ ہیں۔ (۱)

بُیُوت میں ائمہ کے مذاہب: ماسوائے ورش رَحِمَہُ اللہُ حفص رَحِمَہُ اللہُ اور کسائی رَحِمَہُ اللہُ بُیُوت کی "با" کو بالکسر ﴿بِیُوت﴾ پڑھتے ہیں۔ (۲)

امالۂ حروف مقطعات: حروفِ مقطعات میں سے صرف پانچ حرفوں میں امالہ ہوتا ہے، جن کا مجموعہ "طٰھٰرَحٰیّٰ" ہے۔

نافع رَحِمَہُ اللہُ: ھا و یاء مریم میں تقلیل کرتے ہیں، قالون رَحِمَہُ اللہُ کے لیے فتح بھی صحیح اور طریق کے موافق ہے، مگر تقلیل مشہور ہے۔

---

(۱) شاطبیہ: ۳۱، البدور الزاہرۃ: ۳۲

(۲) البدور الزاہرۃ: ۴۷

ورش رحمہ اللہ : طٰہٰ کی ھا میں امالہ محضہ حا و را میں تقلیل کرتے ہیں۔

بصری رحمہ اللہ : ھا و یا میں امالہ محضہ اور حا میں تقلیل کرتے ہیں؛ مگر یاء مریم میں امالہ بالخلف کرتے ہیں۔ فتح اصح امالہ ضعیف ہے۔

شامی رحمہ اللہ : را و یاء مریم میں نیز ابن ذکوان رحمہ اللہ حا میں امالہ کرتے ہیں۔

شعبہ ، کسائی رحمہما اللہ : پانچوں میں امالہ کرتے ہیں۔

حمزہ رحمہ اللہ : ھاء مریم کے علاوہ تمام میں امالہ کرتے ہیں۔

باقیین: مکی، حفص رحمہما اللہ : پانچوں میں فتح کرتے ہیں۔(۱)

(۱) شاطبیہ:۵۸، شرح سبعہ:۱/۲۸۵، البدور الزاہرۃ:۲۷۹

ادغامِ کبیر کے اقسام

مثلین کا ادغام : مثلین دو کلموں میں ہو، تو فَلَا یَحْزُنْکَ کُفْرُہٗ کے علاوہ ہر جگہ ادغام کرتے ہیں؛ اگر کلمۂ اول کا معتل حذف ہو جانے کے بعد اجتماعِ مثلین ہو جائے، تو بالخلف ان میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے: وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ، وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا، یَخْلُ لَکُمْ. البتہ یَاقَوْمِ مَالِیْ، یَاقَوْمِ مَنْ یَنْصُرُنِیْ، لَکَ کَیْدًا. میں بلاخلاف ادغام کرتے ہیں۔(۱)

اسی طرح اس ھُوَ کے واو کا، بعد والے واو کے ساتھ، جو ہائے مضمومہ کے بعد ہو، تو ان میں بہ طریقِ شاطبی صرف ادغام ہی ہے۔ جیسے ھُوَ وَمَنْ.(۲)

---

(۱) شاطبیہ:۱۰،۱۱

(۲) شاطبیہ:۱۱،وَھُوَ، فَھُوَ، لَھُوَ کے واو کا، بعد والے واو میں بلاخلاف ادغام ہوگا۔ جیسے: وَھُوَ وَلِیُّھُمْ. اصول القراءات:۲۱

تنبیہ : ایک کلمے کے مثلین میں صرف دوجگہ ادغام ہوتا ہے۔جیسے:مَنَا سِکَکُمْ، وَمَاسَلَکَکُمْ. (۱)

ادغامِ مثلین کے شرائطِ اربعہ

(۱)مثلین میں سے پہلا مشدد نہ ہو۔جیسے:تَمَّ مِیْقَاتُ

(۲)منون نہ ہو۔جیسے:وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(۳)تائے خطاب نہ ہو۔جیسے:اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ

(۴)تائے متکلم نہ ہو۔جیسے:کُنْتُ تُرَاباً. (۲)

متقاربین کا ادغام : جب دوقریب المخرج حروف دوکلموں میں واقع ہوں،توحا: کاادغام صرف عین میں ہوگا۔جیسے:فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں ہوگااور قاف:کاادغام کاف میں

---

(۱) شاطبیہ:۱۰

(۲) شاطبیہ:۱۰،شرح سبعہ:۱/۱۷۴،۱۷۶

اور کاف: کا ادغام قاف میں ہر جگہ ہوگا، بہ شرطے کہ مدغم کے ماقبل متحرک ہو۔ جیسے: خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ، لَکَ قُصُوْرًا۔ اور اگر مدغم کے ماقبل ساکن ہو، تو اظہار ہوگا۔ جیسے: فَوْقَ کُلِّ، اِلَیْکَ قَالَ۔

دال: کا ادغام دس حروف (ت ث ج ذ ز س ش ص ض ظ) میں ہر جگہ ہوگا؛ البتہ اگر دال مفتوح ساکن کے بعد واقع ہو، تو صرف تا ہی میں ادغام ہوگا اور اگر دال مکسور یا مضموم ساکن کے بعد واقع ہو، تو نو حروف (ت ث ج ذ ز س ص ض ظ) میں ادغام ہوگا۔ (۱)

تا: کا دال کے مذکورہ حروف اور طا میں یعنی کل گیارہ حرفوں میں ادغام ہوگا؛ لیکن حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ، اٰتُوا

(۱) شاطبیہ: ۱۲۰

الزَّكٰوةَ ثُمَّ،اٰتِ ذَاالقُرْبٰى، اور جِئتِ شَيْئًا میں بالخلف ادغام کرتے ہیں اور ثا: کا ادغام (ت ذ س ش ض) میں اور ذال: کا ادغام (ص س) میں ہر جگہ ہوگا۔ اور لام: کا ادغام را میں اور را: کا ادغام لام میں ہر جگہ ہوگا، بہ شرطے کہ مدغم کے ماقبل متحرک ہو۔ جیسے: كَمَثَلِ رِيحٍ، سَيُغْفَرُ لَنَا اگر ان کے ماقبل ساکن ہو، تو سوائے قَالَ کے لام کے ادغام نہ ہوگا۔ مثلاً: فَيَقُولُ رَبِّ میں ادغام نہ ہوگا جب کہ قَالَ رَبِّ میں ادغام ہوگا، اسی طرح نون: کا ادغام لام اور را میں ہوتا ہے، بہ شرطے کہ نون حرفِ متحرک کے بعد واقع ہو۔ مثلاً: اِذْتَاَذَّنَ رَبُّكَ، لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ ، نَحْنُ لَهُ. کے نون میں ادغام ثابت ہے اور يُعَذِّبُ کی با کا ادغام صرف مَنْ يَّشَآءُ کے میم میں ہوگا۔ (۱)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۲، ۱۳

قواعدِ ائمہ ورواۃ

قواعدِ قالون رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر و توسط کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) میمِ جمع میں سکون اور صلہ (وصلاً) کرتے ہیں؛ جب کہ مابعد متحرک ہو۔ جیسے: عَلَيْهِمْ سے عَلَيْهِمْ(وَلَا الضَّآلِّيْنَ). (۲)

(۳) التَّوْرٰة میں بالخلف تقلیل کرتے ہیں اور صرف ''هَارٍ'' میں امالہ کرتے ہیں۔(۳)

(۱) شاطبیہ:۴۴

(۲) شاطبیہ:۹

(۳) شاطبیہ:۲۶

(۴) وَهُوَ ، فَهُوَ، لَهُوَ، وَهُيَ، فَهُيَ، لَهُيَ اورثُمَّ هُوَ میں ''ھا'' کو ساکن پڑھتے ہیں۔(۱)

(۵) النَّبِیُّ کو النَّبِیٓءُ (ہمزہ کے ساتھ مع التوسط) پڑھتے ہیں، تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں خواہ وہ واحد ہو یا جمع۔(۲)

(۶) سِیٓءَ، سِیٓئَتْ۔ میں اشمام ضمہ اور مُؤْصَدَةٌ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۳)

(۷) تین کلمات میں نقل کرتے ہیں۔الٰنَ، سورۃ یونس میں دو جگہ اور عادًا الْاُوْلٰی، رِدًا (۴)

---

(۱) شاطبیہ:۳۶

(۲) البدور:۳۴۳

(۳) شاطبیہ:۳۶، البدور الزاہرۃ:۳۴۳

(۴) شاطبیہ:۱۹ ءَ الٰنَ (تسہیل ہمزۂ ثانیہ) وجہ ثانی

قواعدِ ورش رحمہ اللہ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں طول کرتے ہیں۔(۱)

(۲) رائے مفتوحہ یا مضمومہ (منونہ یا غیر منونہ) کے ماقبل کسرۂ اصلی متصل ﴿الاٰخِرَةُ ، الشِّعْرَ ، يُسِرُّوْنَ، كٰفِرُوْنَ، ذِكْرٌ﴾ ہو یا یائے ساکن متصل ﴿كَثِيْرَةٌ﴾ ہو، تو را کو باریک پڑھتے ہیں۔ (۲)

(۳) اگر فا کلمہ ہمزۂ ساکنہ ہو، تو ماقبل کی حرکت کے موافق مدہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: يُؤْمِنُوْنَ سے يُوْمِنُوْنَ؛ مگر تین کلمات بِئْسَ، بِئْرٌ، ذِئْبٌ. میں ہمزہ عین کلمے میں ہونے کے باوجود (اپنے اصول کے خلاف) مدہ

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۲۸

سے بدل دیتے ہیں؛ لیکن ”اِیوَاءً“ ﴿المَأْوٰی﴾ کے
تمام مشتقات میں ابدال نہ ہوگا۔ (۱)

(۴) لامِ مفتوح کو پُر پڑھتے ہیں؛ جب کہ وہ ص، ط،
ظ (مفتوحہ یا ساکنہ) کے بعد آئے ﴿الصَّلٰوۃ، الطَّلَاقُ،
ظَلَمُوْا﴾ اگر ان حروفِ مذکورہ اور لام کے درمیان الفِ
فاصل ہو یا لام پر وقف کرلیا جائے، تو بالخلف پر پڑھتے ہیں؛
البتہ تغلیظ افضل ہے۔ مثلاً: طَالَ، یُوْصَلَ. (۲)

(۵) ساکنِ متصل و منفصل میں نقل حرکت کرتے
ہیں۔ جیسے: قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ افْلَحَ، خَلَوْا اِلٰی سے
خَلَوِ الٰی، اَلْاَرْضُ سے اَ لَارْضُ. (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۸

(۲) شرح سبعہ:۱/ ۲۹۷

(۳) شاطبیہ:۱۹

(۶) مدِ بدل میں تثلیث (قصر، توسط، طول) کرتے ہیں۔ جیسے: اٰمَنُوْا، اِیْمَانًا، اُوْتُوْا. (۱)

(۷) میم جمع کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ آئے، تو اس میم میں صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: عَلَیْکُمُوْٓ اَنْفُسَکُمْ. (۲)

(۸) ان تمام الفات میں جن کے بعد رائے مکسورہ ہو ﴿اَبْصَارِهِمْ﴾ اور ان الفات میں جو بین الرائین واقع ہوں ﴿اَبْرَارِ﴾ تو ان الفات میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۳)

(۹) ذوات الرا ﴿بُشْرٰی﴾، اور ﴿کٰفِرِیْنَ﴾ الکٰفِرِیْنَ میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) شاطبیہ: ۱۴، شرح سبعہ: ۱/ ۲۱۹

(۲) شاطبیہ: ۱۰

(۳) شاطبیہ: ۲۶، اَبْرَارِ: امالہ کے لئے رائے ثانیہ مکسورہ شرط ہے۔

(۴) غیث النفع: ۳۲، البدور الزاہرۃ: ۳۷، ۳۳۹

(۱۰) رَای کے بعد حرف متحرک ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کی تقلیل کرتے ہیں۔ جیسے: رَاکُوکَبًا. (۱)

(۱۱) ذوات الیا میں بالخلف تقلیل کرتے ہیں؛ مگر گیارہ سورتوں کے فواصل (رؤس الآیت) میں بلاخلاف تقلیل کرتے ہیں۔

وہ سورتیں یہ ہیں: طٰہٰ، نَجم، مَعارِج، قِیامَۃ، نٰزِعٰت، عَبَس، اَعلٰی، شَمس، لَیل، ضُحٰی اور عَلَق. جب کہ یہ فواصل ہائے ضمیر مؤنث کے ساتھ نہ ہوں؛ ﴿ضُحٰی﴾ اگر ہوں ﴿ضُحٰیھَا﴾ تو بالخلف تقلیل کرتے ہیں۔ (۲)

(۱۲) ذوات الیا اور مدِ بدل ایک آیت میں جمع

---

(۱) غیث النفع: ۳۲، البدور: ۱۲۶، شاطبیہ: ۲۶

(۲) شاطبیہ: ۲۵، ۲۶، البدور: ۲۰۲

ہوں تو ترجیح کرتے ہیں یعنی ذوات الیا میں فتح، مدِ بدل میں قصر وطول کرتے ہیں، پھر ذوات الیا میں تقلیل، مدِ بدل میں توسط اور طول کرتے ہیں۔ جیسے: فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ. یہ ترتیب اس وقت ہے؛ جب کہ ذوات الیا مقدم اور مدِ بدل مؤخر ہو اور اگر اس کے برعکس ہو، تو قصر مع الفتح، توسط مع التقلیل، طول مع الفتح اور طول مع التقلیل کرتے ہیں۔

مثلاً: وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی. (۱)

(۱۳) حرفِ لین کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو، تو دو وجہ ہیں: توسط اور طول ﴿شَیْءٍ، شَیْئًا، سَوْءٍ﴾ لیکن مَوْئِلًا اور الْمَوْءٗدَۃُ میں صرف قصر کرتے ہیں۔ (۲)

(۱) غیث النفع: ۳۸

(۲) غیث النفع: ۳۲

(۱۴) مدِ لین کے ساتھ مدِ بدل ایک کلمے میں جمع ہو جائے ، تو تربیع یعنی قصر مع التثلیث اور توسط مع التوسط کرتے ہیں ۔ جیسے: سَوْاٰتِهِمَا. (۱)

(۱۵) اگر مدِ لین کے ساتھ مدِ بدل دو کلموں میں واقع ہوں تو ، تثلیث مع التوسط اور طول مع الطّول کرتے ہیں ۔ جیسے: اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا. (۲)

(۱۶) النَّبِيُّ کو النَّبِيٓءُ پڑھتے ہیں اور سِيٓءَ ، سِيٓئَتْ. میں اشمام ضمہ کرتے ہیں ۔ (۳)

(۱۷) یہ کلمات تقلیل مستثنیٰ ہیں ۔ مَرْضَات ،

---

(۱) غیث النفع: ۱۸۶

(۲) غیث النفع: ۵۸

(۳) شاطبیہ: ۳۷ ، غیث النفع: ۴۲

مَرْضَاتِیْ، مِشْکٰوۃٍ، الرِّبٰوا، اَوْ کِلَاھُمَا، النَّاسِ، اٰذَانِھِمْ، اٰذَانِنَا، طُغْیَانِھِمْ، بَارِئُکُمْ، البَارِیْ، سَارِعُوْا، یُسَارِعُوْنَ، نُسَارِعُ، اَنْصَارِیْ، الجَوَارِی اوراسی طرح امام حمزہ رحمہ اللہ کے افعال عشرہ بھی تقلیل سے مستثنی ہیں۔

تنبیہ : ھُدَایَ، مَثْوَایَ، مَحْیَایَ، الجَارِی، جَبَّارِیْنَ میں بالخلف اور رُؤْیَاکَ میں بلاخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (۱)

تنبیہ : ترقیقِ را کے قاعدے سے مندرجۂ ذیل چھ قسم کے کلمات مستثنی ہیں یعنی ان میں راپر ہوگی۔

(۱) را سے پہلے کسرۂ متصلہ لازمہ نہ ہو۔ جیسے: بِرَبِّھِمْ.

---

(۱) شاطبیہ:۲۶، ۲۷

(۲) را کے بعد حرفِ مستعلیہ ہو۔ جیسے: صِرَاطَ.

(۳) کسرے اور را کے درمیان خا کے علاوہ کوئی حرفِ مستعلیہ فاصل ہو۔ جیسے: اِصْرًا.

(۴) کلماتِ عجمیہ میں سے ہو۔ جیسے: اِبْرَاهِيْمَ، اِسْرَائِيْلَ اور اِرَمَ ذَاتِ وغیرہ۔

(۵) ایک کلمے میں را مکرر واقع ہو۔ جیسے: فِرَارًا، اِسْرَارًا وغیرہ۔

(٦) جو کلمہ فِعْلًا کے وزن پر ہو، تو را میں بالخلف ترقیق ہے۔ مثلاً: ذِكْرًا اور کلمہ حِيْرَان میں بھی بالخلف ترقیق ہے۔ (۱)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۸

قواعدِ ابنِ کثیر مکی رَحِمَهُ اللّٰهُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) میمِ جمع میں (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) واحد مذکر غائب کی ضمیرِ مکسور و مضموم میں (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ جیسے: فِیهِ هُدًی. (۳)

(۴) قُرْاٰن میں نقلِ حرکت کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۲) شاطبیہ:۹

(۳) شاطبیہ:۱۳

(۴) شاطبیہ:۴۰

(۵) مُؤْصَدَةٌ ﴿مُوْصَدَةٌ﴾ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۱)

(۶) بزی رحمہ اللہ بِمَہْ، لِمَہْ فِیْمَہْ، مِمَّہْ، عَمَّہْ میں بالخلف وقفاً ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۷) قنبل رحمہ اللہ صِرَاط الصِّرَاط کو سین سے پڑھتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۳۴۳

(۲) شاطبیہ:۳۱

(۳) شاطبیہ:۹

قواعدِ ابو عمرو بصری رحمہ اللہ

(۱) ان الفات میں، جن کے بعد رائے مکسورہ ہو ﴿اَبۡصَارِهِمۡ﴾ اور ان الفات میں، جو بین الرائین واقع ہوں (بہ شرطے کہ دوسری را مکسور ہو) ﴿اَبۡرَارِ﴾ ان تمام الفات کا امالہ کرتے ہیں؛ اسی طرح ذوات الرا میں ﴿بُشۡـرٰی﴾ نیز کٰفِرِیۡنَ، الکٰفِرِیۡنَ. میں امالہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) رَاٰی کے مابعد حرف متحرک واقع ہو، تو صرف ہمزہ میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاٰکَوۡکَبًا. (۲)

(۳) قواعدِ ورش میں گذرے ہوئے گیارہ سورتوں کے فواصل میں اور اس ذوات الیا میں، جو

---

(۱) غیث النفع: ۳۲، البدور الزاہرۃ: ۳۷، ۳۳۹

(۲) غیث النفع: ۳۲، البدور الزاہرۃ: ۱۲۶

بروزن فَعْلیٰ ﴿دَعْوٰی﴾ فِعْلیٰ ﴿عِیْسٰی﴾ فُعْلیٰ ﴿مُوْسٰی﴾ تقلیل کرتے ہیں۔ (۱)

(۴) وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ، وَهِیَ، فَهِیَ، لَهِیَ میں "ھا" کو ساکن پڑھتے ہیں۔ (۲)

(۵) رَءُوْفُ الرَّحِیْم بغیر واو کے پڑھتے ہیں۔ (۳)

(۶) اَعْمٰی (سورۂ اسراء) اول کا امالہ کرتے ہیں۔ (۴)

(۷) قَالَ یٰبُشْرٰی میں فتح، تقلیل اور امالہ کرتے ہیں۔ (۵)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۴

(۲) شاطبیہ: ۳۶

(۳) شاطبیہ: ۳۹

(۴) شاطبیہ: ۲۵

(۵) شاطبیہ: ۶۱

(۸) میم جمع ساکن حرف سے پہلے ہو اور اسی کلمے میں ایسی ”ھـــا“ ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو وصلاً میمِ جمع کو بھی مکسور پڑھتے ہیں۔ جیسے: بِهِـــــــمِ الاَسْبَاب ، عَلَيْهِمِ القِتَال. (۱)

(۹) ایک کلمے ﴿عـادَانِ الاُوْلٰی﴾ سے ﴿عـادًا الُّوْلٰی﴾ میں نقل حرکت کرتے ہیں۔ (۲)

(۱) شاطبیہ:۱۰

(۲) شاطبیہ:۱۹

قواعدِ دوری بصری رَحِمَہُ اللہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر و توسط کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) لفظِ النَّاسِ مجرور میں امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) خلاف قیاس ان کلماتِ اربعہ: یٰاَسَفٰی (بالخلف) یٰوَیْلَتٰی، یٰحَسْرَتٰی اور اَنّٰی استفہامیہ میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۴،غیث النفع:۲۶

(۲) البدور الزاہرۃ:۲۵،شاطبیہ:۲۶

(۳) شاطبیہ:۲۶

قواعدِ سوسی رَحِمَہُ اللہُ

(۱) مدِ متصل میں توسط اور مدِ منفصل میں قصر کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) ہمزۂ ساکنہ کو مطلقاً مدہ سے بدل دیتے ہیں؛ چاہے فا کلمے ﴿یُوْمِنُوْنَ﴾ میں ہو یا عین کلمے ﴿البَاسَ﴾ میں یا لام کلمے ﴿جِیْتَ﴾ میں۔ (۲)

(۳) ادغامِ کبیر مثلین، متجانسین، متقاربین میں کثرت سے ادغام کرتے ہیں۔ مثلاً: قِیلْ لَّھُمْ. (۳)

(۴) وہ ذوات الرا، جس کے بعد ساکن حرف

---

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۱۸

(۳) شاطبیہ:۱۰، ۱۱

ہو (وصلاً) بالخلف امالہ بالحرکت کرتے ہیں۔ جیسے:
یَرَی الَّذِیْنَ. (۱)

تنبیہ: یہ چھ قسم کے کلمات ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔

(۱) مجزوم کلمات کا ہمزہ جو چھ کلمات میں انیس جگہ آیا ہے۔ جیسے: تَسُؤْ...... نَشَأْ...... یَشَأْ...... یُهَیِّئْ لَکُمْ ...... نُنْسِئْهَا...... یُنَبَّأْ. وغیرہ۔

(۲) امر کا ہمزہ، جو پانچ کلمات میں گیارہ جگہ آیا ہے۔ جیسے: هَیِّئْ لَنَا...... اَنْبِئْهُمْ...... نَبِّئْ...... اَرْجِئْهُ...... اِقْرَأْ. وغیرہ۔

(۳) ابدال سے کلمہ ثقیل ہو جائے، ایسا صرف ایک کلمہ دو جگہ آیا ہے۔ جیسے: تُئْوِیْ...... تُئْوِیْهِ.

(۴) ابدال سے معنیٰ میں التباس ہو جائے، ایسا

(۱) شاطبیہ: ٦٧

صرف ایک کلمہ ہے، جو دو جگہ آیا ہے۔ جیسے: رِئْيَا. (۱)

(۵) ابدال سے لفظی التباس ہو جائے؛ اگرچہ معنیٰ میں کوئی فرق نہ ہو یہ دو جگہ آیا ہے۔ جیسے: مُؤْصَدَةٌ.

(۶) بَارِئُكُمْ. کے ہمزے کو تخفیفاً ساکن پڑھتے ہیں، اس ہمزے میں ابدال نہیں کرتے، سکون عارض ہونے کی وجہ سے۔ (۲)

قواعد ابن عامر شامی رحمہ اللہ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۲۰۱

(۲) شاطبیہ: ۱۸، اصول القراءات: ۵۳

(۳) شاطبیہ: ۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۲) سِیئَ، سِیئَتْ، حِیلَ اور سِیقَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۳) مُؤْصَدَةٌ ﴿مُوْصَدَةٌ﴾ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۲)

قواعدِ ھشام رحمہ اللہ

(۱) ان کلماتِ اربعہ یعنی مَشَارِب (سورۃ یٰس) اٰنِیَۃ (سورۃ غاشیۃ) عَابِدُوْنَ، عَابِدٌ (سورۃ کافرون) میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

(۲) قِیلَ غِیضَ جِیئَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) شاطبیہ:۳۶

(۲) البدور الزاہرۃ:۳۴۳

(۳) شاطبیہ:۲۷

(۴) شاطبیہ:۳۶

قواعدِ ابن ذکوان رحمہ اللہ

(۱) جَــآءَ،شَــآءَ میں بلاخلاف اورزَادَ میں بالخلف امالہ کرتے ہیں؛ لیکن سورۂ بقرہ کے فَـزَادَهُـمُ اللّٰهُ مَرَضًا میں بلاخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) حِـمَـارِكَ،الـحِـمَـارِ،الْمِحْرَابَ، اِكْـرَاهِـهِنَّ، اِكْرَامِ،عِمْرَانَ کے الفات میں بالخلف، مِحْرَابِ مجرور میں بلاخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) التَّوْرٰة،هَارٍ،اَدْرٰيكَ،اَدْرٰيكُمْ میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۲٦

(۲) شاطبیہ:۴۴،احیاء المعانی:۷۰

(۳) شاطبیہ:۲۷

(۴) رَاٰی کے بعد حرف متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاٰی کَوۡکَبًا اور اگر مابعد متحرک ضمیر ہو، تو امالہ بالخلف ہوگا؛ البتہ امالہ مقدم ہے۔ جیسے: رَاٰہُ، رَاٰیکَ. (۱)

قواعدِ عاصم رحمہ اللہ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں۔ (۲)

(۲) حفص رحمہ اللہ مَجۡرِیھَا میں امالہ اور ءَ اَعۡجَمِیٌّ میں تسہیلِ محض کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۱۰۷

(۲) شاطبیہ: ۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۳) شاطبیہ: ۱۵، ۲۵

قواعدِ شعبہ رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) رَاٰی کے بعد حرف متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں ﴿رَاکو کبا﴾ اور اگر مابعد حرفِ ساکن ہو، تو وصلاً صرف را میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاَ القَمَرَ، رَاَ الشَّمسَ. (۱)

(۲) ان آٹھ جگہوں میں امالہ کرتے ہیں۔ (۱) هَارٍ (۲) رَانَ (۳) وَنَا (اسراء) (۴) رَمٰی (۵) اَدْرَاکَ اور اَدْرَاکُم (۶) سورۂ اسراء کے دونوں اَعْمٰی کا (۷) سُوٰی کا وقفاً (۸) سُدًی کا وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۱۰۷

(۲) شاطبیہ: ۲۴، ۲۵، ۲۶

(۳) رَءُوفُ الرَّحِيمُ میں بغیر واو کے پڑھتے ہیں۔(۱)

(۴) لُؤْلُؤٌ ﴿لُولُوٌ﴾ ...... اللُّؤْلُؤُ ﴿اللُّولُوُ﴾ اور مُؤْصَدَةٌ ﴿مُوصَدَةٌ﴾ میں ابدال کرتے ہیں۔(۲)

قواعد حمزہ رحمہ اللہ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں طول کرتے ہیں۔(۳)

(۲) عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ (حالین) میں ھا کا ضمہ پڑھتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۴۲،۴۷

(۲) شاطبیہ: ۱۸، البدور الزاہرۃ: ۳۴۳

(۳) شاطبیہ: ۱۴، غیث النفع: ۲۶

(۴) شاطبیہ: ۹

(۳) جَـآءَ، شَـآءَ، زَادَ، زَاغَ، خَافَ، خَابَ، طَـابَ، رَانَ، حَـاقَ، ضَاقَ کےالفات میں امالہ کرتے ہیں؛ لیکن زَاغَتُ (سورۂ احزاب و صٓ) میں امالہ نہیں کرتے۔ (۱)

(۴) ذوات الرا ﴿بُشْـرٰی﴾ اورذوات الیا ﴿مُوسٰی﴾ میں امالہ کرتے ہیں اور تَرَآءَ الْـجَمْعٰنِ کے صرف را میں وصلاً امالہ کرتے ہیں، اور وقفاً دونوں (را اور ہمزہ) میں امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۵) التَوْرٰة، البَوَارِ، القَهَّارِ. میں تقلیل کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۲۶

(۲) شاطبیہ:۲۴، ۲۵، شرح سبعہ:۱/ ۲۶۸، ۲۷۷

(۳) شاطبیہ:۴۴

(٦) وہ الفات جو بین الرائین واقع ہوں، اور دوسری را مکسور ہو تو تقلیل کرتے ہیں۔ جیسے: اَبْرَارِ. (۱)

(۷) رَاٰی کے بعد حرفِ متحرک واقع ہو، تو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں ﴿رَاٰ کَوْکَبًا﴾ اور اگر مابعد متحرک نہ ہو، تو وصلاً صرف را میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: رَاَ الْقَمَرَ ، رَاَ الشَّمْسَ. (۲)

(۸) ہمزۂ ساکنہ کو وقفاً مدہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: مُؤْمِنِیْنَ. (۳)

(۹) شَیٍّ ﴿شَیْ ...... شَیّ﴾ شَیْئًا ﴿شَیَا

---

(۱) شاطبیہ: ۲۷

(۲) البدور الزاہرۃ: ۱۰۷

(۳) البدور الزاہرۃ: ۲۱

شَیَّـــاﵞ میں وقفاً نقل حرکت کے ساتھ حذف وادغام کرتے ہیں، وقفاً سکتہ ثابت نہیں ہے۔(۱)

(۱۰) میم جمع، ساکن حرف سے پہلے ہواور اسی کلمے میں ایسی ھا ہو، جس کے ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، تو وصلاً ھـــا کو مضموم پڑھتے ہیں۔جیسے: بِهُـمُ الاَسْبَاب، عَلَیْهُمُ القِتَال. (۲)

تـــنبیہ: ذوات الیا واوی کے اِن پانچ کلمات میں امالہ کرتے ہیں۔جیسے: وَالـضُّـحٰی، وَضُحٰهَـا، الرِّبٰوا، قُوٰی، العُلٰی. (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۹

(۲) شاطبیہ:۱۰

(۳) شاطبیہ:۲۴

قواعدِ خلف رحمہ اللہ

(۱) تنوین ونون ساکن کے بعد "واو" یا "یا" ہو، تو ادغام تام (بلا غنہ) کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) شَیءٍ اور ان جیسی مثالوں میں (وصلاً) صرف سکتہ کرتے ہیں۔

(۳) ساکن مِتصل (مفصولِ خاص) میں بلاخلاف سکتہ، ساکنِ منفصل (مفصول عام) میں بالخلف سکتہ اور وقفاً دونوں میں نقل حرکت کرتے ہیں۔ (۲)

(۴) صِرَاط الصِّرَاط میں اشمام بالزا کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۴

(۲) شاطبیہ: ۱۹

(۳) شاطبیہ: ۹

قواعد خلاد رَحِمَهُ اللّٰہُ

(۱) شَیءٍ اوران جیسی مثالوں میں (وصلاً) بالخلف سکتہ کرتے ہیں۔

(۲) ساکنِ متصل میں بالخف سکتہ، ساکنِ منفصل میں عدمِ سکتہ اور وقفاً دونوں میں نقل حرکت کرتے ہیں۔(۱)

(۳) سورۂ فاتحہ کے پہلے الصِّرَاط میں بالخلف اشمام بالزا کرتے ہیں۔(۲)

(۴) ضِعفاً (سورۂ نساء) اٰتِیکَ (دوجگہ سورۂ نمل) میں بالخلف امالہ کرتے ہیں۔(۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۹

(۲) البدورالزاہرۃ:۳۲

(۳) البدورالزاہرۃ:۲۳۷،۷۶

قواعدِ کسائی رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۱) مدِ متصل و منفصل میں توسط کرتے ہیں۔(۱)

(۲) ذوات الرا ﴿بُشْـــرٰی﴾ اور ذوات الیا ﴿مُـوْسٰـی﴾ میں اوران الفات میں، جو بین الرائین واقع ہوں، اور دوسری را مکسور ہو تو ﴿اَبْـرَارِ﴾ امالہ کرتے ہیں؛ نیز رَانَ کے الف میں بھی امالہ کرتے ہیں۔(۲)

(۳) ہائے تانیث (گول تا) پر بہ حالتِ وقف امالہ کرتے ہیں، جب کہ اس سے پہلے الف نہ ہو۔ جیسے: لُمَزَۃٌ. (۳)

---

(۱) شاطبیہ:۱۴، غیث النفع:۲۶

(۲) شاطبیہ:۲۶، غیث النفع:۳۲، البدور الزاہرۃ:۳۷، ۳۳۹

(۳) شاطبیہ:۲۸، شرح سبعہ:۱/ ۲۶۸

(۴) وَھُوَ،فَھُوَ،لَھُوَ،وَھُیَ،فَھُیَ،لَھُیَ اور ثُـمَّ ھُو میں ھا کوساکن پڑھتے ہیں۔

(۵) سِیٓئَ،سِیٓئَتْ،حِیْلَ،سِیْقَ،قِیلَ، غِیْضَ،جِیٓئَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔(۱)

(۶) الذِّیْبُ مُوْصَدَةٌ میں ابدال کرتے ہیں۔(۲)

(۷) میم جمع ساکن حرف سے پہلے ہواور اسی کلمے میں ایسی ھا ہو،جس کے ماقبل کسرہ یایائے ساکنہ ہو، تو (وصلاً) ھا کو مضموم پڑھتے ہیں۔جیسے:بِھُمُ الاَسْبَاب، عَلَیْھُمُ القِتَال.(۳)

---

(۱) شاطبیہ:۳۶

(۲) شاطبیہ:۱۸،البدورالزاھرۃ:۳۴۳

(۳) شاطبیہ:۱۰

(۸) رَای کے بعد حرفِ متحرک واقع ہو، تو را اورہمزہ دونوں میں امالہ کرتے ہیں۔(۱)

تنبیہ: اِن اٹھارہ مقامات میں صرف کسائی رَحِمَہُ اللّٰہُ (حمزہؒ نہیں) امالہ کرتے ہیں۔(۱) کلمہ اَحْیَا کامطلقًا (۲) رُءْیَایَ (۳) وَالرُّءْیَا (۴) مَرْضَات مَرْضَاتِی (۵) خَطَایَا (۶) وَمَحْیَاھُمْ (۷) تُقَاتِہٖ (۸) ھَدَانِیْ (۹) اَنْسَانِیْہُ (۱۰) عَصَانِیْ (۱۱) اَوْصَانِیْ (۱۲) اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ (۱۳) اٰتَانِ اللّٰہُ (۱۴) دَحٰھَا (۱۵) تَلٰھَا (۱۶) طَحٰھَا (۱۷) سَجٰی (۱۸) ھَارٍ. (۲)

---

(۱) شاطبیہ:۵۲، شرح سبعہ:۱/ ۲۶۸

(۲) شاطبیہ:۲۵

قواعد دوری علی رحمہ اللہ

(۱) کٰفِرِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ اوررائے مکسورہ سے پہلے والے الف کا امالہ کرتے ہیں۔جیسے:النَّارِ. (۱)

(۲) اِن انیس کلمات میں امالہ کرتے ہیں۔

(۱)اٰذَانِہِمْ (۲) اٰ ذَانِنَا (۳) طُغْیَانِہِم (۴) ھُدَایَ (۵) مَثْوَایَ (۶)مَحْیَایَ (۷) رُؤْیَاکَ (۸) بَارِئُکُمْ (۹) البَارِئُ (۱۰) سَارِعُوْا (۱۱) یُسَارِعُوْنَ (۱۲) نُسَارِعُ (۱۳)الجَارِی (۱۴) جَبَّارِیْنَ (۱۵)الجَوَارِ (۱۶) اَنْصَارِیْ (۱۷) مِشْکٰوۃ (۱۸) یُوَارِیْ (۱۹) اُوَارِیْ. لیکن آخری دو میں خلف ہے؛البتہ فتح طریق کے موافق ہے۔ (۲)

---

(۱) شاطبیہ:۲۶

(۲) شرح سبعہ:۱/۲۶۸

کسائی رحمہ اللہ کے لیے وقفاً

ھائے تانیث میں امالہ کا بیان

ہائے تانیث کے وقفی امالے میں دو مذاہب ہیں:

پہلا مذہب: ہائے تانیث سے پہلے حروف کی چار صورتیں ہیں۔(۱) ہائے تانیث سے پہلے فَجُثُتُ زَیْنَبَ لِذَوْدِشَمْسٍ کے پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف ہو، تو امالہ ہوگا۔جیسے: خَلِیْفَةٌ، بَهْجَةٌ، ثَلٰثَةٌ.

(۲) ہائے تانیث سے پہلے حروفِ اَکْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو، بہ شرطے کہ اس سے پہلے کسرہ ہو ﴿فِئَةٌ، مُشْرِكَةٌ، اٰلِهَةٌ، الْاٰخِرَةٌ﴾ یا یائے ساکنہ ہو (کَهَیْئَةٌ، الْاَیْكَةٌ، الصَّغِیْرَةٌ) یا کسرہ کسی ساکن حرف کے فاصلے سے ﴿وِجْهَةٌ﴾ ہو، تو امالہ

کرتے ہیں۔ (ھا سے پہلے یائے ساکنہ کی، اسی طرح ہمزہ اور کاف سے پہلے حرفِ ساکن کی مثال قرآن میں نہیں ہے)

(۳) ہائے تانیث سے پہلے حروفِ اَکُھَرُ میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ ﴿اِمْرَاَةٌ، التَّهْلُكَةُ﴾ یا یائے ساکنہ ﴿سَوْاَةٌ﴾ ہو، تو بالخلف امالہ ہوگا؛ لیکن امالہ ضعیف ہے۔

(۴) ہائے تانیث سے پہلے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَاعٍ کے دس حرفوں میں سے کوئی حرف ہو، تو فتح کرتے ہیں۔ جیسے: الصَّاخَّةُ، صِبْغَةُ. ناظم اور دانی رَحِمَهُمَا اللهُ کی رائے میں یہی مذہب مختار ہے۔

دوسرا مذہب: صرف ہائے تانیث سے پہلے الف ہو، تو امالہ نہیں ہوتا۔ جیسے: الصَّلٰوةُ. (۱)

---

(۱) شاطبیہ: ۲۸، اصول القراءات: ۷۷

ہمزتین کابیان

ہمزتین فی کلمۃ متفق الحرکۃ

(۱) ءَ اَنۡذَرۡتَھُمۡ: تسہیلِ ثانیہ مع الادخال.. قالون رَحِمَہُ اللہُ، بصری رَحِمَہُ اللہُ، ہشام رَحِمَہُ اللہُ نیز ہشام رَحِمَہُ اللہُ کے لیے تحقیق مع الادخال بھی ہے۔

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......ورش، مکی رَحِمَھُمَا اللہُ

(۳) نیز ابدال بہ مدِ لازم......ورش رَحِمَہُ اللہُ

(۱) اَرَاَیۡتَ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......مدنی رَحِمَہُ اللہُ

(۲) نیز ابدال بہ مدِ لازم......ورش رَحِمَہُ اللہُ

(۳) ہمزۂ ثانیہ کا حذف......کسائی رَحِمَہُ اللہُ

(۴) تحقیق محض..........ما بقیہ۔(۱)

(۱) شاطبیہ:۱۶۱

همزتین فی کلمة اول مفتوح ثانی مکسور

(۱) اَئِنَّا ، ﴿ءَاِنَّکُمْ﴾ سورۃ السجدۃ:

تسہیل مع الادخال قالون، بصری رحمہما اللہ

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل: ورش، مکی رحمہما اللہ

(۳) تحقیق مع الادخال اور تحقیق بلاادخال......

ہشام رحمہ اللہ

(۴) ءَاِنَّکُمْ: تسہیل مع الادخال اور تحقیق محض

ہشام رحمہ اللہ (۱)

(۵) تحقیق محض............... مابقیہ (۲)

همزتین فی کلمة اول مفتوح ثانی مضموم

(۱) ءَاُنْزِلَ: تسہیل مع الادخال. قالون رحمہ اللہ

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۲۸۲ (۲) شاطبیہ:۱۶۱

(۲) تسہیل مع الادخال وتسہیل بلاادخال ......

بصری رحمۃ اللہ

تنبیہ:﴿ اُشْهِدُوْا﴾ ءَ اُشْهِدُوْا: تسہیل مع الادخال وتسہیل بلاادخال..... قالون رحمۃ اللہ

تسہیل محض...... ورش رحمۃ اللہ

(۳) تسہیل بلاادخال: ورش، مکی رحمہما اللہ

(۴) تحقیق مع الادخال وتحقیق بلاادخال وتسہیل مع الادخال: ہشام رحمۃ اللہ

تنبیہ: ءَ اُنَبِّئُكُمْ : تحقیق مع الادخال وتحقیق بلاادخال: (آل عمران میں صرف دو ہی وجہ ہیں) ہشام رحمۃ اللہ

(۵) تحقیق محض................ مابقیہ (۱)

---

(۱) شاطبیہ:۱۶

ہمزتین فی کلمتین متفق

الحرکۃ مفتوحتین

(۱) جَـــآءَ اَحَــدٌ : ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط بہ قصر ومد:

قالون رحمہ اللہ، بزی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل وابدال: ورش، قنبل رحمہما اللہ

(۳) تحقیق محض ....مابقیہ(۱)

متفق الحرکۃ مضمومتین

(۱) اَوْ لِیَـآءُ اُولٰٓئِکَ :ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل بہ مد وقصر......قالون، بزی رحمہما اللہ

---

(۱) شاطبیہ:۱۷

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل وابدال: ورش، قنبل

رَحِمَهُمَا اللهُ

(۳) ہمزۂ اولی کا اسقاط بہ قصر ومد: بصری

رَحِمَهُ اللهُ

(۴) تحقیق محض .... مابقیہ (۱)

متفق الحركة مكسورتين

(۱) مِنَ السَّمَآءِ اِنْ: ہمزۂ اولی کی تسہیل بہ مدو قصر...... قالون، بزی رَحِمَهُمَا اللهُ

(۲) ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل، وابدال بہ مدِ لازم: ورش، قنبل رَحِمَهُمَا اللهُ

---

(۱) شاطبیہ: ۱۷

(۳) ھٰؤُلَآءِ اِن......وَالبِغَآءِ اِن میں ہمزۂ ثانیہ کو یائے مکسورہ کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں: ورش رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۴) ہمزۂ اولی کا اسقاط بہ قصر و مد: بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۵) تحقیق محض..................ماباقیہ (۱)

ھمزتین فی کلمتین مختلف الحر کۃ

(۱) شُھَدَآءَ اِذ: ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......مدنی رَحِمَہُ اللّٰہُ، مکی رَحِمَہُ اللّٰہُ، بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ

(۲) جَآءَ اُمَّۃ: ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل......مدنی رَحِمَہُ اللّٰہُ، مکی رَحِمَہُ اللّٰہُ، بصری رَحِمَہُ اللّٰہُ

---

(۱) شاطبیہ:۱۷۱

(٣) نَشَاءُ اَصَبْنَا : میں ہمزۂ ثانی کا واوِ مفتوحہ سے ابدال: مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(۴) وَالسَّمَاءِ اَوِ ئْتِنَا: ہمزۂ ثانیہ کا یائے مفتوحہ سے ابدال: مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ بصری رحمہ اللہ

(۵) یَشَاءُ اِلی: تسہیل اور ابدال بالواو: مدنی رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ

(٦) تحقیق محض............... مابقیہ (١)

---

(١) شاطبیہ: ١٧٧

استفہامِ مکرر

مدنی کسائی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ :استفہام مکرر کے تمام کلمات میں مدنی ،کسائی رَحِمَهُمَا اللّٰهُ کے لیے استفہام فی الاول ،اخبار فی الثانی ﴿ ءَ اِذَا...... اِنَّــا ﴾ لیکن سورۂ نمل اور عنکبوت میں مدنی رَحِمَهُ اللّٰهُ کے لیے اس کے برعکس (اخبار فی الاول،استفہام فی الثانی) ہے۔

تنبیہ: کسائی رَحِمَهُ اللّٰهُ نمل میں ایک نون زیادہ کرکے ﴿ ءَ اِذَا......اِنَّنَا ﴾ پڑھتے ہیں اور عنکبوت میں دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔

شامی رَحِمَهُ اللّٰهُ : استفہام مکرر کے تمام کلمات میں شامی رَحِمَهُ اللّٰهُ کے لیے اخبار فی الاول،استفہام فی الثانی ﴿ اِذَا...... ءَ اِنَّا ﴾ مگر دو جگہ نمل و نازعات میں

اس کے برعکس ہے۔ نمل میں ایک نون زیادہ کرکے ﴿ءَ اِذَا......اِنَّنَا﴾ پڑھتے ہیں اور واقعۃ میں دونوں جگہ استفہام سے پڑھتے ہیں۔

باقیین : استفہام مکرر کے تمام کلمات میں باقی ائمہ کے لیے استفہام فی الاول والثانی جیسے: ﴿ءَ اِذَا......اَئِنَّا﴾ لیکن عنکبوت میں مکی اور حفص رَحِمَهُمَا اللهُ اخبار فی الاول، استفہام فی الثانی کرتے ہیں۔

فائدہ: استفہام سے پڑھنے والے تحقیق، تسہیل اور ادخال میں اپنے اصول کے موافق ہیں۔

تنبیہ: استفہام مکرر میں جہاں شامی رَحِمَهُ اللهُ کے لیے دو ہمزہ ہیں، ان سب میں ہشام رَحِمَهُ اللهُ کے لیے ادخال بلاخلاف ہے۔ (۱)

---

(۱) اصول القراءات: ۴۲

امام حمزہ وھشام رَحِمَهُمَا اللهُ کے لیے وقفاً تخفیفِ ھمزہ کا بیان

حمزہ رَحِمَہُ اللهُ کے لیے ہمزۂ متوسطہ ﴿يُؤْمِنُونَ﴾ اور ہمزۂ متطرفہ (وہ ہمزہ جو کلمہ کے آخر میں ہو) ﴿جَآءَ﴾ میں اور ہشام رَحِمَہُ اللهُ کے لیے صرف متطرفہ میں تخفیف ہمزہ ہے۔

(۱) ہمزۂ ساکنہ ماقبل متحرک ہو، تو ماقبل کی حرکت کے مطابق ابدال ہوگا؛ ﴿يُـوْمِـنُـوْنَ﴾ لیکن رِئْيًا اور تُؤْوِي میں بالخلف ادغام ہے۔ جیسے: رِيْيًا...... رِيًّا اور تُوْوِي ......تُوِّي. (۱)

---

(۱) شاطبیہ ۱۹

(۲) ہمزۂ متحرکہ ماقبل واو یا یائے ساکنہ (خواہ مدہ ہو یا غیر مدہ) اصلی (فا، عین، لام) ہو، تو دو وجہ ہیں:
(۱) نقل حرکت کے بعد حذفِ ہمزہ (۲) ابدال کے بعد ادغام۔ جیسے: سَوْاٰتِهِمَا سے سَوَاتِهِمَا سَوَّاتِهِمَا، سِيْئَتْ سے سِيَتْ سِيَّتْ، سَوْءٌ سے سَوْ، سَوّ، سُوْءَ سے سُوْ، سُوّ.

(۳) ہمزۂ متوسطہ ماقبل الف ساکن ہو، تو تسہیلِ ہمزہ مع المد والقصر ہے۔ جیسے: جَآءَهُم. (۱)

(۴) ہمزۂ متحرکہ ماقبل ساکن الف، واو، یا کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ساکن ہو، تو صرف نقل حرکت ہے۔ جیسے: الْقُرَانُ.

---

(۱) شاطبیہ:۱۹

(۵) ہمزۂ متحرکہ ماقبل ساکن واو یا یائے زائد ہو، (فا، عین، لام کلمے میں نہ ہو) تو صرف ابدال کے بعد ادغام ہے۔ جیسے: خَطِیْئَتُہٗ سے خطیَّتُہٗ.

(٦) ہمزۂ متطرفہ ماقبل الف ساکن ہو، تو ابدال بالالف کے بعد ہمزہ حذف کر کے قصر، توسط اور طول کرتے ہیں۔ جیسے: السُّفَهَآءُ سے السُّفَهَا. (۱)

(۷) ہمزۂ متحرکہ حرکت کے بعد واقع ہو، تو اس کی نو صورتیں ہیں اور وہ یہ ہیں: ہمزۂ مفتوحہ بعدِ حرکاتِ ثلاثہ۔ مثلاً: (۱) سَأَلَتهم، (۲) یُؤَیِّدُ ﴿یُوَیِّدُ﴾ (۳) خَاطِئَةَ ﴿خَاطِیَةَ﴾ ہمزۂ مکسورہ بعدِ حرکاتِ ثلاثہ۔ مثلاً: (۴) خَاطِئِیْنَ (تسہیل) (۵) بَئِیْس (تسہیل)

---

(۱) شرح سبعہ: ۱/۲۵۲

(۶) سُئِلُوْا ﴿سُوِلُوْا تسہیل ایضاً﴾ ہمزۂ مضمومہ بعدِ حرکاتِ ثلاثہ۔ مثلاً: (۷) رُؤُسَکُم (تسہیل) (۸) رَؤُفٌ (تسہیل) (۹) مُستَهْزِؤُنَ ﴿مُستَهْزِيُوْنَ تسہیل ایضاً﴾ بقیہ پانچ میں صرف تسہیل ہے۔

نوٹ: ان نو صورتوں کی وضاحت اس طرح ہے، کہ دوسری صورت میں واوِ مفتوحہ سے تیسری میں یائے مفتوحہ سے ابدال ہوگا اور چھٹی اور نویں صورت میں ابدال اور تسہیل دونوں ہیں؛ رہے باقی پانچ اس میں صرف تسہیل ہے۔

(۸) ہمزۂ متوسطہ بہ زوائد یعنی یائے نداء ﴿یٰاَیُّھَا﴾ ہائے تنبیہ ﴿ھٰاَنْتُمْ﴾ لام ﴿لَاَنْتُمْ﴾ ہمزہ ﴿ءَاَنْذَرْتَھُم﴾ سین ﴿سَاَصْرِفُ﴾ فا ﴿فَاِذَا﴾ واو ﴿وَاَنْتُمْ﴾ با ﴿بِاَنَّھُمْ﴾ کاف ﴿کَاَنَّھُمْ﴾ اور لامِ

تعریف کی وجہ سے متوسط ﴿الاَنۡھٰرُ﴾ ہو جائے، تو اس میں تحقیق و تسہیل (تخفیف مراد ہیں نہ، کہ اصطلاحی تسہیل مراد ہے) دونوں ہیں۔

البتہ ہمزۂ مفتوحہ کسرہ کے بعد ہو، تو یائے مفتوحہ سے ابدال ہوگا۔ جیسے: لِاَبَوَیۡهِ سے لِیَبَوَیۡهِ.

ہمزۂ مضمومہ کسرہ کے بعد ہو، تو یائے مضمومہ سے ابدال ہوگا۔ جیسے: لِاُوۡلٰهُمۡ سے لِیُوۡلٰهُمۡ اور دوسری وجہ تحقیق ہوگی، تیسری وجہ تسہیل ہے۔

تنبیہ: مذکورہ تمام قسموں کے ہمزۂ متطرفہ کی تخفیف میں ہشام رحمہ اللہ بھی شریک ہیں۔(۱)

❁ ❁ ❁

(۱) شرحِ سبعہ: ۱/ ۲۴۵، ۲۶۶، شاطبیہ: ۲۰

ائمہ سبعہ اور ان کے رواۃ کا مختصر تذکرہ

(١) امام نافع المدنی رحمہ اللہ:

ابورویم نافع بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم اصفہانی ہیں، لقب امام دار الہجر ۃ ہے۔ انہوں نے ستر ایسے تابعین سے استفادہ کیا تھا، جو براہِ راست حضرت ابی بن کعب، عبد اللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے شاگرد تھے؛ لہذا امام نافع رحمہ اللہ کی قرءات تین واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ یہ امام مالک رحمہ اللہ کے قراءت میں استاذ ہیں، آپ رحمہ اللہ کی پیدائش ٧٠ھ میں ہوئی اور وفات شہر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ١٦٩ھ میں ہوئی

اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے اور امام نافع رحمہ اللہ نے ستر (۷۰) تابعین سے پڑھا، رنگ ان کا سیاہ تھا، ان کے راوی بہت ہیں اور سب اعلیٰ درجے کے معتبر ہیں؛ لیکن شاطبی رحمہ اللہ نے ان میں سے صرف دو مشہور راویوں کو ذکر فرمایا ہے، قالون اور ورش رحمہما اللہ ۔(۱)

☆**قالون** رحمہ اللہ: ابو موسیٰ عیسیٰ بن مینا ہیں، لقب قالون رحمہ اللہ (جید) ہے، یہ امام نافع رحمہ اللہ کے ربیب تھے، بہرے تھے، بجلی کی آواز بھی نہیں سنتے تھے؛ لیکن قرآن پڑھنا، پڑھانا سنتے تھے اور ان کی ولادت ۱۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۲۲۰ھ میں وفات پائی۔

---

(۱) علمِ قراءت اور قرائے سبعہ: ۵۱، تاریخ علم القراءات: ۱۷۱

☆**ورش** رحمہ اللہ : ابوسعید عثمان بن سعید بن عبداللہ المصری ہیں، ورش (ابیض اللون) لقب ہے۔ ۱۱۰ھ مصر میں ولادت ہوئی اور ۱۹۷ھ مصر ہی میں رہتے ہوئے انتقال ہوا۔ (۱)

(۲) امام ابنِ کثیر مکی رحمہ اللہ

عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ زاذان مکی یہ فارسی تھے، آپ نے عبداللہ بن السائب المخزومی صحابی رضی اللہ عنہ سے پڑھا مخزومی رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے پڑھا، لہذا آپ رحمہ اللہ کی قراءت دو واسطوں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے، ان کی پیدائش حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۴۵ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی

---

(۱) علمِ قراءت اور قرائے سبعہ: ۵۱، تاریخِ علم القراءات: ۱۷۱

اور آپ رحمۃ اللہ نے حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن زبیر اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی زیارت کی تھی، آپ رحمۃ اللہ کی قراءت مکہ مکرمہ میں زیادہ مشہور تھی، امام شافعی رحمۃ اللہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں، وفات ۱۲۰ھ میں مکے ہی میں ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں ہوئی۔ (۱)

☆**بزی** رحمۃ اللہ : احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم بن نافع بن بزہ ہے، کنیت ابوالحسن ہے، یہ آپ کے جدِاعلی حضرت ابو بزہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے بزی کہلاتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ چالیس سال مسجدِ حرام کے امام ومؤذن تھے، پس بزی رحمۃ اللہ کی روایت دو

(۱) احیاء المعانی: ۱۱، تاریخ علم القراءات: ۱۷۱

واسطوں سے مکی رحمۃ اللہ تک پہنچتی ہے اوران کی پیدائش ۱۷۰ھ میں ہوئی اوروفات ۲۵۰ھ مکہ معظّمہ میں ہوئی۔(۱)

☆**قنبل** رحمۃ اللہ : محمد بن عبدالرحمٰن مخزومی مکی ہے،کنیت ابوعمرواورلقب قنبل رحمۃ اللہ ہے۔۱۹۵ھ میں پیداہوئےاور۲۹۱ھ مکے میں وفات پائی ۔(۲)

(۳) امام ابوعمرو بصری

رحمۃ اللہ :ابن العلاء بن عماربن عبداللہ بن الحصین بن الحارث البصری المازنی ہیں،جن کے نام میں مؤرخین نے اختلاف کیاہے،ایک قول تو یہ ہے کہ ان کا نام زبّان

(۱) احیاءالمعانی:۱۲

(۲) احیاءالمعانی:۱۲

تھا، دوسرا قول یحیی، تیسرا عثمان اور چوتھا محبوب تھا؛ لیکن صحیح پہلا ہی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، آپ رحمہ اللہ کی روایت تین واسطوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے، آپ کی ولادت ۶۸ھ میں اور وفات ۱۵۴ھ میں ہوئی۔ (۱)

☆ **دوری** رحمہ اللہ: حفص بن عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں، ان کی پیدائش ۱۵۰ھ میں بغداد کے قریب دورنالی ایک قریہ میں ہوئی، اسی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو دوری کہتے ہیں، آپ کی وفات ۲۴۶ھ مکے میں ہوئی۔ (۲)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۲، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲
(۲) احیاء المعانی: ۱۳، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

☆ **سوسی** رحمۃ اللہ :صالح بن زیاد بن عبداللہ بن اسماعیل بن الجارود السوسی ہے۔آپ کی پیدائش ۱۷۱ھ آہواز کے قریب سوس نامی مقام میں ہوئی اور خراسان میں ماہِ محرم ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔(۱)

(۴)امام عبداللہ بن عامر شامی

امام عبداللہ بن عامر شامی رحمۃ اللہ : حضرت ابونعیم یا ابوعمران عبداللہ بن عامر بن ربیعہ دمشقی جلیل القدر تابعی دمشق کے شیخ القراء جامع دمشق کے امام وقاضی بھی تھے،حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شاگردِ رشید آپ رحمۃ اللہ کی روایت ایک واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے،آپ رحمۃ اللہ کی پیدائش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

(۱)احیاء المعانی:۱۴،تاریخ علم القراءات:۱۷۲

کے دو سال بعد رحاب نامی مقام میں ۱۲۰ھ کے اوائل میں ہوئی، دوسرا قول یہ ہے کہ ۸ھ میں پیدا ہوئے، وفات ۱۱۸ھ میں ۱۰/محرم (یومِ عاشورہ) کو دمشق میں ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں ہوئی۔ (۱)

☆**ہشام** رَحمۃُ اللہ: ابوالولید ہشام بن عمّار بن سلمی دمشقی، آپ دو واسطوں سے شامی رَحمۃُ اللہ کے شاگرد ہیں، آپ کی پیدائش دمشق میں ۱۵۳ھ کو ہوئی، آپ جامع مسجد دمشق کے مفتی و خطیب تھے، آپ کی وفات دمشق ہی میں محرم ۲۴۵ھ کو ۹۲ سال کی عمر میں ہوئی۔ (۲)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۴، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲:۲

(۲) احیاء المعانی: ۱۵، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴:۲

☆**ابـن ذکـوان** رحمہ اللہ : ابو عمرو عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان قریشی دمشقی ہیں، آپ کی ولادت یوم عاشورا ۱۷۳ھ میں ہوئی اور دمشق میں ۲۴۲ھ کو بہ عمر ۶۹ سال میں وفات پائی۔ (۱)

(۵) امام عاصم الکوفی رحمہ اللہ :

ابو بکر عاصم بن ابی النجود الاسدی الکوفی ہیں، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ آپ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے حضرت علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بلاواسطہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک واسطے سے پڑھا ہے، آپ رحمہ اللہ کی روایت ایک واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

(۱) احیاء المعانی: ۱۵، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

ان کی پیدائش ۹۵ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۷ھ کے اواخر میں ہوئی، دوسرا قول یہ ہے کہ ۱۲۸ھ میں ہوئی۔ (۱)

☆ **شعبہ** رحمہ اللہ : ابو بکر شعبہ بن عیاش بن سالم ہے، آپ نے اپنی حیات میں اٹھارہ ہزار قرآن ختم کیے، آپ ۹۵ھ کو کوفے میں پیدا ہوئے، آپ کی وفات ۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ کو کوفے میں ہوئی۔ (۲)

☆ **حفص** رحمہ اللہ : ابو عمرو حفص بن سلیمان ۹۰ھ میں پیدا ہوئے، آپ امام عاصم رحمہ اللہ کے ربیب تھے۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ یہ خداداد مقبولیت ہے کہ عالمِ اسلام کے تمام مدارس و مکاتب میں حفص

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۶، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

(۲) احیاء المعانی: ۱۶، تاریخ علم القراءات: ۱۷۲

رحمہ اللہ کی روایت پڑھائی جاتی ہے اور ان ہی کی روایت کو آسان سمجھ کر اس کے موافق قرآن شریف میں نقطے اور اعراب لگائے گئے اور ان کی وفات ۱۸۰ھ میں ہوئی۔(۱)

(۶) امام حمزہ الکوفی رحمہ اللہ:

ابو عمارہ حمزہ بن حبیب بن زیاد تمیمی ہیں، امام حمزہ رحمہ اللہ نے ابو محمد بن مہران بن اعمش رحمہ اللہ سے پڑھا ہے اور انہوں نے یحییٰ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے علقمہ بن قیس رحمہ اللہ سے اور انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، پس امام حمزہ رحمہ اللہ کی قراءت چار واسطوں سے آپ تک پہنچتی ہے،

(۱) احیاء المعانی: ۱۷، تاریخ علم القراءات: ۴۰۔۱۷

آپ کی ولادت ۸۰ھ بہ زمانۂ عبدالملک ہوئی اور وفات ۱۵۶ھ حلوان میں خلیفۂ منصور یا مہدی کے زمانے میں ہوئی۔(۱)

☆ **خلف** رحمہ اللہ : خلف بن ہشام بن ثعلب البزار ہیں، جو ۱۵۰ھ پیدا ہوئے، ۲۲۹ھ ماہِ جمادی الاخری میں وفات پا گئے۔(۲)

☆ **خلاد** رحمہ اللہ : ابوعیسیٰ خلاد بن خالد صیرفی ہیں، ان کی وفات ۲۲۰ھ میں کوفہ میں ہوئی۔(۳)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۷، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

(۲) احیاء المعانی: ۱۸، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

(۳) احیاء المعانی: ۱۸، تاریخ علم القراءات: ۱۷۴

(۷) امام کسائی الکوفی رحمہ اللہ:

ان کا نام علی بن حمزہ ہے، کنیت ابوالحسن، آپ بھی کوفہ کے رہنے والے تھے، اصلاً فارسی ہیں، امام حمزہ اور نافع رحمہما اللہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، جن کی سند گذر چکی ہے، ان کی پیدائش کوفے میں ۱۱۹ھ کو ہوئی اور وفات ملک "رے" جاتے ہوئے موضع رنبویہ میں بہ عمر ستر سال ۱۸۹ھ کو ہوئی، پیدائش کا دوسرا قول ۱۲۰ھ کا ہے، نیز وفات میں دوسرا قول ۱۸۷ھ کا ہے۔ (۱)

☆ ابو الحارث رحمہ اللہ:

ابوالحارث کنیت ہے، ان کا نام لیث بن خالد ہے، ان کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی۔ (۲)

---

(۱) احیاء المعانی: ۱۸، تاریخ علم القراءات: ۱۷۵

(۲) احیاء المعانی: ۱۹، تاریخ علم القراءات: ۱۷۵

☆**دوری علی** رحمہ اللہ: جن کا نام حفص بن عمرو دوری ہے، ان کے حالات کا ذکر ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے راویوں میں آچکا ہے، کیوں کہ دوری رحمہ اللہ دونوں کے شاگرد ہیں۔(۱)

قرائے سبعہ کی موجودہ ترتیب امام ابن مجاہد رحمہ اللہ کی مقرر کردہ ہے، چوتھی صدی سے یہی معمول ہے؛ ورنہ شیوخ اور طبقات کے لحاظ سے شامی رحمہ اللہ، عاصم رحمہ اللہ، مکی رحمہ اللہ، مدنی رحمہ اللہ، بصری رحمہ اللہ حمزہ رحمہ اللہ، کسائی رحمہ اللہ ہونی چاہیے تھی۔

رواۃ کی یہ ترتیب شاطبیؒ کی بیان کردہ ہے؛ ورنہ ابن مجاہد رحمہ اللہ اور دانی رحمہ اللہ نے قنبل رحمہ اللہ

(۱) احیاء المعانی: ۱۹، تاریخ علم القراءات: ۱۷۱

کوبزی رَحِمَہُ اللّٰہُ سے اورابن ذکوان رَحِمَہُ اللّٰہُ کو ہشام رَحِمَہُ اللّٰہُ سے اوردوری علی رَحِمَہُ اللّٰہُ کو ابوالحارث رَحِمَہُ اللّٰہُ سے مقدم بیان کیا ہے،باقی میں موافقت ہے۔

باتباع ابن مجاہد رَحِمَہُ اللّٰہُ چوتھی اور چھٹی صدی سے اکثر مصنفین ومؤلفین اورتمام اہل ادا،اسی کی پیروی کرتے ہیں؛لہذا یہ ترتیب واجب اور مسنون نہیں ہے، قاری جس کو چاہے مقدم ومؤخر کرسکتا ہے؛لیکن جمع پڑھتے ہوئے کسی ایک ترتیب پر قائم رہے؛تاکہ غلطی نہ ہو،مناسب یہ ہے کہ اسی پر باقی رہے،ایجاد کی ضرورت نہیں۔(۱)

---

(۱) شرح سبعہ:۱/۹۴

اجرے کا طریقہ اور اس کے اقسام

اجـــراء: پورا قرآن من اولہ الی آخرہ تمام قراء اور رواۃ کے اختلاف میں خود پڑھتے ہوئے استاذ کو سنا دینے کا نام اجراء ہے۔

اجراء کے دو طریقے ہیں (۱) افراد (۲) جمع

افراد: ہر امام کی ہر ایک روایت بالترتیب الگ الگ پڑھی جائے، تو اس کو قراءتِ منفردہ کہتے ہیں۔

جـمـع : تمام قراء اور رواۃ کے اختلافات کو جمع کر کے پڑھنے کو جمع اور جمع الجمع کہتے ہیں اور اس میں ہر وجہ کا پڑھنا ضروری ہے، کسی وجہ کے ترک سے یہ کامل نہیں ہوگا۔

جمع الجمع کے تین طریقے ہیں: (۱) جمعِ وقفی (۲) جمع عطفی (۳) جمع حرفی

جمع وقفی: قاری اس وقفِ صحیح تک قراءت کرے، جس کے بعد سے ابتدا درست ہو، جو ائمہ وروا ۃ، مندرج اور شریک ہو گئے، ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں، اصحابِ اختلاف کو ابتدا سے لوٹائے اور اسی جگہ وقف کرے جہاں پہلے وقف کیا تھا، اسی طرح تمام اختلافات کر کے آگے بڑھیں۔

جمع عطفی: قاری اس وقفِ صحیح تک قراءت کرے، جس کے بعد سے ابتدا درست ہو، جو ائمہ وروا ۃ، مندرج اور شریک ہو گئے، ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اختلاف کرنے والوں کو دیکھے، کہ کون محلِ وقف سے اقرب ہے؟ چناں چہ اس جگہ سے وقف تک ان کے لیے اعادہ کرے، پھر ان کو لوٹائے جو ان سے اوپر ہوں، حتی کہ سب اختلاف پورے ہو جائیں۔

اور اگر چند ائمہ ایک جگہ جمع ہوں، تو ترتیبِ ائمہ کے مطابق قراءت پوری کریں گے۔ مثلاً: فتح اور امالہ والے جمع ہوں، تو فتح پڑھ کے امالہ ٔصغری و کبری کریں گے۔

جمع حرفی : قراءت کرتے ہوئے قاری اس کلمے پر پہنچے، جس میں اصولی یا فرشی اختلاف ہو، اس کلمے کا اعادہ کر کے یکے بعد دیگرے اختلافات کو ادا کرے پھر آگے چلے۔

اور اگر وہ اختلاف دو کلموں سے متعلق ہو، جیسے: مدِ منفصل اور سکتہ، تو دونوں کلمات کو ملا کر اختلاف پورا کریں۔(۱)

تمت

(۱) شرح سبعہ: ۱/۳۴۷

١
مکتبہ مسیح الامت
مبادی
اصول قراءات ثلاثہ
من طریق الدرّۃ
مرتّب
مولانا قاری محمد لقمان مفتاحی قاسمی
استاذ الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم بنگلور
مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

فَهرَس

صفحہ	عناوین	شمارہ

رموز الانفراد	
أ	أبو جعفر المدني رحمه الله
ب	عيسىٰ ابنِ وردان رحمه الله
ج	ابنِ جماز رحمه الله
ح	يعقوب الحضرمي رحمه الله
ط	رويس رحمه الله
ى	روح رحمه الله
ف	خلف بزار الكوفي رحمه الله
ض	إسحاق رحمه الله
ق	إدريس رحمه الله

بسم الله الرحمن الرحیم

قراء ا تِ ثلاثة

قواعد امام ابو جعفر یزید رحمہ اللہ

(۱) بین السورتین بسمله پڑھتے ہیں۔(۱)

(۲) مدِ متصل میں توسط دوالفی اور منفصل میں قصر کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) میمِ جمع کے بعد حرفِ متحرک ہو،تو (وصلاً) صلہ کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الدرة المضية: ۱۱٦،البدور الزاہرة: ۱۳۰

(۲) البدور الزاہرة: ۱۷،۱۸،الدرة المضية: ۱۱۹

(۳) البدور الزاہرة: ۱٦

(۴) نونِ ساکن اور تنوین کے بعد "غین" اور "خا" آئے تو اخفا کرتے ہیں۔ مثلاً: قَوْلًا غَیْرَہ. (۱)

لیکن یہ تین کلمات اخفا سے مستثنیٰ ہیں۔

(۱) اِنْ یَکُنْ غَنِیًّا (۲) الْمُنْخَنِقَةُ (۳) فَسَیُنْغِضُوْنَ.

(۵) ہمزۂ ساکنہ کو مطلقاً (ماقبل کی حرکت کے موافق) مدہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے یُؤْمِنُوْنَ ﴿یُوْمِنُوْنَ﴾ لیکن اَنْبِئْھُمْ، نَبِّئْھُمْ میں ابدال نہیں کرتے ہیں۔ (۲)

(۶) ءَاِنَّکَ (یوسف) میں ایک اَذْھَبْتُمْ (احقاف)، اَنْ کَانَ (قلم)، اَشْھِدُوْا (زخرف) میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الدرۃ المضیۃ: ۱۲۴، اتحاف: ۴۶

(۲) البدور الزاہرۃ: ۱۱۷، الدرۃ: ۱۲۱

(۳) الوجوہ المسفرۃ: ۹۰

(۷) رُؤْ یَا، رُؤْیَاکَ، الرُّؤْ یَا، رِئْیًا میں ابدال کے ساتھ ادغام بھی کرتے ہیں۔ جیسے: رُو یَّـا، رِ یًّا، رُویَّا کَ، الرُّو یَّا۔ (۱)

(۸) ضمے کے بعد ہمزہ مفتوحہ "فا" کلمے میں ہو، تو "واؤ" سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: مُوَجَّلًا اور یُـوَیِّـدُ میں صرف ابن جماز رحمہ اللہ کے لیے ابدال ہے۔ (۲)

(۹) کسرے کے بعد ہمزہ مفتوحہ کو تیرہ کلمات میں "یا" سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: (۱) فِیَةٌ، فِیَتَانِ، فِیَتَیْنِ، فِیَتُکُم (۲) مِیَةٌ، مِیَتَیْنِ (۳) رِیَایَالنَّاس (۴) لَیُبَطِّیَنَّ (۵) وَلَقَدِ اسْتُهْزِیَ (۶) قُرِیَ (۷) لَنُبَوِّیَنَّهُمْ

---

(۱) البدور الزاہرۃ: ۷۹، الدرۃ: ۱۲۱

(۲) البدور الزاہرۃ: ۷۰، الدرۃ: ۱۲۱

(۸)خَاسِیًا (۹)بِالخَاطِیَۃِ. خَاطِیَۃٌ (۱۰) مُلِیتٌ (۱۱) نَاشِیَۃُ (۱۲)شَانِیَکَ (۱۳)مَوْطِیًا اس میں ابدال وتحقیق ﴿مَوْطِئًا﴾ دونوں کرتے ہیں۔(۱)

(۱۰) کسرے کے بعد ہمزۂ مضمومہ کی حرکت کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔جیسے:مُسْتَھْـــزُوْنَ لیکن الْـمُنْشِئُوْنَ میں ابنِ وردان رَحمۃُ اللہ کے لئے حذف کے ساتھ اثبات بھی ہے۔(۲)

(۱۱) کسرے کے بعد ہمزۂ مکسورہ کو حذف کرتے ہیں۔ مثلاً:والصّٰبِیْنَ وغیرہ البتہ خٰسِئِیْنَ میں اثبات ہے۔(۳)

(۱۲) فتحے کے بعد ہمزۂ مضمومہ کو حذف کرتے ہیں۔مثلاً:وَلا یطُوْنَ وغیرہ۔(۴)

---

(۱) البدور:۵۲،الدرۃ:۱۲۱ (۲) البدور:۲۲،الدرۃ:۱۲۱

(۳) البدور الزاہرۃ:۳۴ (۴) البدور الزاہرۃ:۱۴۱

(۱۳) فتحے کے بعد ہمزۂ مفتوحہ ہو، تو صرف مُتَّكَاً وغیرہ میں حذف ہمزہ ہے، اور اَرَءَيْتَ، اَرَءَيْتُمْ وغیرہ میں ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل ہے۔(۱)

(۱۴) جُزْءً میں ہمزہ کو زا سے بدل کر زا کا زا میں ادغام کرتے ہیں۔ مثلاً: جُزًّا، جُزٌّ اسی طرح كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ، النَّسِيْءُ ﴿كَهَيَّةِ الطَّيْر، النَّسِيُّ﴾ میں بھی ہمزہ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں۔(۲)

(۱۵) الّٰٓـــــیءِ (بحذف الیاء) وقفاً یا کے ساتھ، اِسْــرَآئِيْل اور كَــآئِن میں ہر جگہ دو وجہ ہیں، تسہیل مع المد والقصر لیکن هٰاَنْتُمْ میں صرف تسہیل مع القصر ہے۔(۳)

---

(۱) البدور الزاہرة: ۹۸، ۱۳۵، الدرة: ۱۲۲

(۲) البدور الزاہرة: ۷۰، الدرة: ۱۲۲

(۳) الدرة: ۱۲۲

(۱۶) رِدًا کو رِدَا بالنقل پڑھتے ہیں۔رہا اٰلْـئٰنَ ، اٰلْـئٰنَ ،مِلْءُ الاَرْضِ میں صرف ابنِ وردان رحمہ اللہ کے لیے نقل ہے۔(۱)

(۱۷) وَھُوَ فَھُوَ لَھُوَ وَھِیَ فَھِیَ لَھِیَ میں "ھا" کو ساکن پڑھتے ہیں۔(۲)

(۱۸) عُذْتُّ ،لَبِثْتُّ ،اِتَّخَذْتُّ کے تمام کلمات میں ادغام اور یَلْھَثْ ذٰلِکَ اِرْکَبْ مَعَنَا میں اظہار کرتے ہیں۔(۳)

(۱۹) یٰٓاَبَتِ کو وصلاً یٰٓاَبَتَ اور وقفاً یٰٓاَبَہْ پڑھتے ہیں۔(۴)

(۱) البدور الزاہرۃ:۲۷

(۲) الدرۃ:۱۲۳،البدور الزاہرۃ:۱۵۶

(۳) البدور الزاہرۃ:۲۷۰

(۴) اتحاف فی فضلاء البشر:۱۷۰

(۲۰) سِیئَ ،سِیئَتْ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۲۱) یُوَدِّہٖ. لایُوَدِّہٖ. نُؤْتِہٖ. نُوَلِّہٖ.
وَنُصْلِہٖ. فَاَلْقِہْ. میں ھا کو ساکن کرتے ہیں۔ (۲)

(۲۲) ابن وردان رحمہ اللہ وَیَتَّقِہٖ کو (بہاء الساکن) وَیَتَّقِہْ. اور یَرْضَہُ کو یَرْضَہْ. اَرْجِہْ. تُرْزَقٰنِہٖ. کو (بکسر الہاء) اَرْجِہِ. تُرْزَقٰنِہِ. پڑھتے ہیں۔ (۳)

(۲۳) ابن جماز رحمہ اللہ وَیَتَّقِہٗ کو (بکسر الہاء والصلہ) وَیَتَّقِہٖ...... وَیَتَّقِہٖ یَرْضَہُ کو (بہاء الساکن) یَرْضَہْ. اَرْجِہٗ کو (بکسر الہاء مع الصلہ) اَرْجِہٖ پڑھتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الدرۃ:۲۰

(۲) الدرۃ:۱۱۸

(۳) البدور الزاہرۃ:۱۲۱، ۱۶۳

(۴) الدرۃ:۱۱۹

قواعدِ امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ

(۱) بین السورتین وصل وسکتہ کرتے ہیں۔(۱)

(۲) مدِ متصل میں توسط دو الفی اور منفصل میں قصر کرتے ہیں۔(۲)

(۳) مفرد ضمیر کے علاوہ ہر ضمیر کی ھا میں ضمہ پڑھتے ہیں جب کہ وہ یائے ساکن کے بعد ہو۔ جیسے: اِلَيْهُمْ. عَلَيْهُمَا. اِلَيْهُنَّ. (۳)

(۴) میمِ جمع کے بعد ساکن حرف ہو تو میم کی حرکت کو ھا کی حرکت کے موافق پڑھتے ہیں۔ جیسے: عَلَيْهُمُ

---

(۱) البدور: ۱۴

(۲) الوجوہ المسفرۃ: ۸۹

(۳) الوجوہ المسفرۃ: ۸۸

الـقِتَـالُ(هـا کا ضمہ، ماقبل یائے ساکن کی وجہ سے ہے) بِهِمِ الاَسْبَابُ. (۱)

(۵) كَاَيِّن فكَاَيِّن میں یا پر وقف کرتے ہیں۔ (۲)

(٦) ﴿يٰسٓ وَّالقُرْاٰن﴾ اور﴿نٓ وَّالقَلَمِ﴾ میں ادغام کرتے ہیں۔ (۳)

(۷) اَعْمٰی(اسراء)اول کا اور سورہ نمل کے کٰفِرِیْن کا (یعقوب)اور یٰسٓ کی یا کا(روح) امالہ کرتے ہیں۔(۴)

(۸) اَذهَبْتُم (احقاف) اَنْ كَانَ (قلم) میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں۔ (۵)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۳۷

(۲) البدور الزاہرۃ::۹۲

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۹۱

(۴) الوجوہ المسفرۃ:۹۲،البدور:۲۵۶

(۵) الوجوہ المسفرۃ:۹۲

(۹) ﴿اَيُّهَ﴾ میں الف کے ساتھ ﴿اَيُّهَا﴾ وقف کرتے ہیں۔(۱)

(۱۰) جس کلمے کے آخر سے "یا" ایسے ساکن کے ملنے کے سبب حذف ہوگئی ہو، جو تنوین کے علاوہ ہو، تو اس پر یا کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔ جیسے: یُؤْتِ سے یُؤْتِی وغیرہ۔(۲)

(۱۱) ہر وہ تائے تانیث جو مفرد اسموں (بہ شرطے کہ وہ اسما بالاتفاق ائمۂ عشرہ کے پاس واحد کے صیغے سے ہو) کے آخیر میں ہوتی ہے لمبی تا سے لکھی اور پڑھی جاتی ہے، وقف بالہاء کرتے ہیں۔ جیسے: نعمَتُ سے نِعْمَةُ.(۳)

---

(۱) البدور: ۲۹۰

(۲) الدرۃ: ۱۲۶

(۳) الوجوہ المسفرۃ: ۹۲

(۱۲) یُؤَدِّہٖ. لَا یُؤَدِّہٖ. نُؤْتِہٖ. نُوَلِّہٖ. وَنُصْلِہٖ. فَاَلْقِہٖ. وَیَتَّقِہٖ میں ھا کو کسرے کے ساتھ بغیر صلے کے پڑھتے ہیں اور اَرْجِہٗ میں اَرْجِئْہُ. (۱)

(۱۳) والصَّاحِبْ بِّالجَنْبِ، اَتُمِدُّوْنَّ، رَبِّکَ تَّتَمَارٰی میں ادغام کرتے ہیں۔ (۲)

تنبیہ: تَتَفَکَّرُوْا، تَتَمَارٰی، میں اعادہ، رسم کے موافق دو تا سے ہوگا۔ (۳)

(۱۴) چار قسم کے کلمات میں وقفاً ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) لِمَہْ، فِیْمَہْ وغیرہ (۲) ھُوَہْ، ھِیَہْ وغیرہ جس حرف کے بعد بھی آئے (۳) جن کلمات کے

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ: ۸۹، البدور الزاہرۃ: ۲۳۶، ۳۰۸

(۲) البدور الزاہرۃ: ۳۰۸

(۳) الوجوہ المسفرۃ: ۹۲، البدور الزاہرۃ: ۱۰۳، ۲۴۰، ۷۸

آخر میں یائے متکلم مفتوح ہو۔ عَلَيَّهُ، اِلَيَّهُ، لَدَيَّهُ، فَعَلَيَّهُ، يَدَيَّهُ، بِيَدَيَّهُ، بِمُصْرِخِيَّهُ، اِبُنَتَيَّهُ، وَالِدَيَّهُ، وغیرہ۔ (۴) وہ کلمات جن کے آخر میں جمع مؤنث کا نونِ مشدد ہو، بہ شرطے کہ یہ نون ھا کے بعد ہو۔ جیسے: هُنَّهُ، عَلَيُهُنَّهُ، اِلَيُهُنَّهُ. وغیرہ۔ (۱)

(۱۵) ذیل کے سات کلمات میں وقفاً ھا کا حذف ہے۔ (۱) لَمْ يَتَسَنَّ (۲) اِقْتَدِ (۳) كِتَابِىْ (۴) حِسَابِىْ (۵) مَالِىْ (۶) سُلْطَانِىْ (۷) مَاهِىْ. (۲)

(۱۶) صرف يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ: ۹۲، البدور الزاہرۃ: ۱۰۳، ۲۴۰، ۷۸

(۳) الوجوہ المسفرۃ: ۹۲

(۲) البدور الزاہرۃ: ۱۹۶

قواعدِ رویس رحمۃ اللہ

(۱) میمِ جمع کے بعد ساکن یا مشدد ہو اور یا ساکن جزم یا بنا کی وجہ سے حذف ہوگئی ہو، تو ہائے ضمیر مضموم پڑھتے ہیں۔ جیسے: فَاٰتِهُمْ، يُلْهِهُمُ الاَمَلُ لیکن وَمَنْ يُوَلِّهِمْ مستثنیٰ ہے۔(۱)

(۲) كٰفِرِيْنَ......الْكٰفِرِيْنَ میں امالہ کرتے ہیں؛ (البتہ سورۂ نمل کے كٰفِرِيْنَ کے امالہ میں یعقوب حضرمی کے ساتھ ہیں)۔(۲)

(۳) صِرَاط الصِّرَاط کو سین سے پڑھتے ہیں۔(۳)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ:۸۸

(۲) الوجوہ المسفرۃ:۹۲

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۸۸

(۴) صرف مِنِ اسْتَبْرَقٍ (سورہ رحمٰن) میں نقل کرتے ہیں۔ (۱)

(۵) قِيلَ میں اشمام کرتے ہیں۔ (۲)

(٦) اَخَذتُّمْ...... اِتَّخَذتُّمْ کے واحد جمع میں ادغام کرتے ہیں۔ (۳)

(۷) اَنْسَابُ بَيْنَهُمْ. كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا. وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا. اِنَّكَ كُنْتَ. ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا. میں صرف ادغام کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ:۹۱

(۲) البدور الزاہرۃ:۲۱

(۳) الدرۃ:۱۲۳

(۴) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۸) لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (بقرہ) الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ (بقرہ) الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (صرف بقرہ:ع:۲۱) جَعَلَ لَكُمْ (۹تا۱۶ آٹھوں کلمات جو سورہ نحل میں ہیں) وَاَنَّهٗ هُوَ (۱۷تا۲۰) نیز (نجم) کے چار کلمات میں اور لَاقِبَلَ لَهُمْ. ان سب کلمات میں بالخلف ادغام کرتے ہیں۔ (۱)

(۹) يٰوَيْلَتٰي. يٰحَسْرَتٰي. يٰاَسَفٰي اور ثَمَّ میں وقفاً ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۱۰) ومن يَاْتِهٖ (طه) میں بغیر صلے کے نیز بِيَدِهٖ میں بھی (چار جگہ) (۳)

(۱۱) سِيْٓءَ، سِيْٓئَتْ، حِيْلَ، سِيْقَ، قِيْلَ، غِيْضَ، جِيْٓءَ میں اشمام ضمہ کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الوجوہ المسفرۃ: ۸۹

(۲) البدور الزاہرۃ: ۲۷۷

(۳) البدور الزاہرۃ: ۲۰۵

(۴) الدرۃ المضیہ: ۲۰

قواعدِ امام خلف بزار رحمہ اللہ

(۱) بین السورتین وصل کرتے ہیں۔ (۱)

(۲) مدِ متصل منفصل میں توسط (تین الفی) کرتے ہیں۔ (۲)

(۳) میم جمع کے بعد ساکن یا مشدد ہو اور میم جمع کے ماقبل کسرہ متصل یا یائے ساکنہ ہو تو دونوں کو وصلاً ضمہ پڑھتے ہیں۔ جیسے: عَلَيْهُمُ الْقِتَالُ. بِهُمُ الاَسْبَاب. (۳)

(۴) الذِّئْبُ میں ابدال کرتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) الدرۃ:۱۱۶

(۲) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۳) الوجوہ المسفرۃ:۸۹

(۴) البدور الزاہرۃ:۱۶۱

(۵) وَسُئِلَ، وَسُئِلُوا، فَسُئِلَ فَسُئِلُوا، ان چاروں میں نقل حرکت کرتے ہیں۔ (۱)

(۶) ذوات الراء ﴿بُشْرٰی﴾ اور ذوات الیاء (۲)

(۱) الوجوہ المسفرۃ: ۱۰

(۲) گیارہ سورتوں کے فواصل میں امالہ کرتے ہیں۔ وہ سورتیں یہ ہیں: طٰہٰ، نَجم، مَعارِج، قِیامَۃ، نازِعَات، عَبَس، اَعلٰی، شَمْس، لَیل، ضُحٰی اور عَلَق.

وہ ذوات الیاء جن میں صرف کسائی یا دوری علیؒ کا امالہ ہوا ہے، ان میں امالہ نہیں کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں (۱) احیا کے وہ سب کلمات جو واو کے بعد نہ ہو (۲) خَطَایَا (۳) رُءْیَای رُءْیَاک (۴) هُدَایَ (۵) مَثْوَایَ (۶) مَحْیَای مَحْیَاهم (۷) مَرْضَات (۸) هَارٍ (۹) تُقٰتِه (۱۰) وَمَنْ عَصَانِی (۱۱) اَنْسٰنِیهِ (۱۲) اٰتٰنِیَ الکِتَابَ (۱۳) اٰتٰنِ اللّٰه (۱۴) وَاَوْصٰنِیْ (۱۵) دَحٰهَا (۱۶) تَلٰهَا (۱۷) طَحٰهَا (۱۸) سَجٰی

تنبیه: وَنَحْیَا، یَحْیٰی، وَلَا یَحْیٰی میں اپنے قاعدہ کے موافق امالہ کرتے ہیں۔ عمدۃ الشغف: ۷۲، ۷۳

﴿مُوسٰی﴾ میں امالہ کرتے ہیں اور تَرَآءٰ کے صرف را میں وصلاً امالہ کرتے ہیں، اور وقفاً دونوں (را اور ہمزہ) میں امالہ کرتے ہیں۔ (۱)

(۷) جَآءَ، شَآءَ، رَانَ، التَّوْرٰیةُ، توْرٰیةُ، لِلرُّئْیَا، کے الفات میں امالہ کرتے ہیں۔ (۲)

(۸) اَنَا اٰتِیکَ نمل کے دونوں مواقع میں ہمزہ کا "نَا" میں نون اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں۔ نیز "وَاَحْیَا" میں امالہ کرتے ہیں۔ (۳)

(۹) وہ الفات جو بین الرائین واقع ہوں، تو ان الفات کا امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: اَبْرَارٍ (۴)

---

(۱) الدرة:۱۱

(۲) الدرة:۱۱، اتحاف:۱۱۸

(۳) البدور:۱۸۸، ۲۳۶، ۳۰۹

(۴) الوجوہ المسفرة:۹۲، اتحاف ۱۱۴

(۱۰) رَاٰی کے مابعد حرف متحرک واقع ہوتو را اور ہمزہ دونوں کا امالہ کرتے ہیں اگر مابعد حرف ساکن ہو تو وصلاً صرف را میں امالہ کرتے ہیں۔ جیسے :راٰی کَوْکَباً،رَاَ الْقَمَرَ ،رَاَ الشَّمْسَ. (۱)

(۱۱) الرِّبٰوا اور کِلٰھُمَا میں امالہ کرتے ہیں؛ البتہ رِبا میں وقفاً امالہ کرتے ہیں۔(۲)

(۱۲) حروف مقطعات میں سے طٰھٰر حٰیٓ کے پانچ کلمات کا امالہ کرتے ہیں؛ لیکن سورۂ مریم کی ہا مستثنی ہے۔(۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۱۰۷

(۲) البدور:۱۸۶،۵۷

(۳) البدور:۲۷۹،۱۲۳،۱۹۸،۱۴۲

(۱۳) اَخَذتُّمْ...... اِتَّخَذتُّمْ کے تمام مشتقات میں ادغام کرتے ہیں۔(۱)

تنبیہ: یاءاتِ اضافت کو طوالت کے اندیشے سے اصول میں جگہ نہیں دی گئی؛ البتہ فروش میں اس کو جگہ دی گئی ہے۔

(۱) الدرۃ:۱۲۳

ہمزتین کا بیان

ہمزتین فی کلمۃ

(۱) ءَ اَسْجُدُ ..ءَ اُلْقِیَ ﴿ءَ اُشْهِدُوْا﴾ ..ءَ اِذَا

امام ابوجعفر رحمہ اللہ : تسہیل ثانیہ مع الادخال۔

رویس رحمہ اللہ : تسہیل ثانیہ بلاادخال۔

روح، خلف بزار رحمہما اللہ : تحقیق ہمزتین۔

(۲) **ابو جعفر** رحمہ اللہ : ءَ اٰمَنْتُمْ (اعراف،طٰہٰ،شعراء)، ءَ اٰلِهَتُنَا (زخرف) تسہیل محض۔ (۱)

---

(۱) الدرۃ:۱۲۰،اتحاف:۶۷،۶۹،۷۰

ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکۃ

(۱) جَآءَ اَجَلُهُمْ ......اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِکَ......هٰٓؤُلَآءِ اِنْ

ابوجعفر، رویس رَحِمَهُمَا اللہُ: ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل۔

روح، خلف رَحِمَهُمَا اللہُ: تحقیق ہمزتین۔(۱)

ہمزتین فی کلمتین مختلف الحرکہ

(۱) شُهَدَآءَ اِذْ (کالیاء) جَآءَ اُمَّةً (کالواو)۔

ابوجعفر، رویس رَحِمَهُمَا اللہُ: ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل۔

روح، خلف رَحِمَهُمَا اللہُ: تحقیق ہمزتین۔(۲)

---

(۱) الدرۃ:۱۲۱، اتحاف:۲:۷۳،۷

(۲) البدور الزاہرۃ:۱۱۲:۴۰، اتحاف:۴:۷

(۲) نَشَاءُ اَصَبْنٰهُمْ.

ابو جعفر رویس رَحِمَهُمَا اللّٰہُ :ہمزۂ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال۔(۱)

(۳) وَالسَّمَاءِ اَوِ ئْتِنَا

ابو جعفر رویس رَحِمَهُمَا اللّٰہُ :ہمزۂ ثانیہ کا یائے مفتوحہ سے ابدال۔

روح خلف رَحِمَهُمَا اللّٰہُ :تحقیق ہمزتین۔(۲)

(۴) یَشَاءُ اِلٰی.

ابو جعفر، رویس رَحِمَهُمَا اللّٰہُ :ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل اور واو مکسورہ سے ابدال۔

روح ، خلف رَحِمَهُمَا اللّٰہُ : تحقیق ہمزتین۔(۳)

---

(۱) البدور الزاہرۃ:۱۲۰،اتحاف:۴۷

(۲) البدور الزاہرۃ:۵۱،اتحاف:۴۷

(۳) البدور الزاہرۃ:۴۱،اتحاف:۴۷

استفہامِ مکرر

ابوجعفر رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں ابوجعفر کے لیے اخبار فی الاول، استفہام فی الثانی ﴿اِذَا.. ءَ اِنَّـا﴾ تسہیل ثانیہ مع الادخال کے ساتھ ہے؛ لیکن واقعة اور صٓفّٰت اول (ع:۱) میں اس کے برعکس ہے۔ (۱)

امام یعقوب رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں امام یعقوبؒ کے لیے استفہام فی الاول، اخبار فی الثانی ﴿ءَ اِذَا...... اِنَّا﴾ لیکن سورہ عنکبوت میں اس کے برعکس ہے۔ اور سورہ نمل میں دونوں میں استفہام ہے۔ جیسے: ءَ اِذَا...... ءَ اِنَّا

امام خلف بزار رحمہ اللہ: استفہام مکرر کے تمام کلمات میں امام خلفؒ کے لیے استفہام فی الاول والثانی۔ جیسے: ءَ اِذَا ءَ اِنَّا (۲)

---

(۱) الدرۃ: ۸۲۰

(۲) الدرۃ: ۸۲۰

قرائے ثلاثہ ورواۃ کے مختصر سوانح

امام ابوجعفر یزید المدنی

رحمہ اللہ: قعقعان کے فرزند آپ تابعین میں سے ہیں۔آپ رحمہ اللہ نے قرأت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ ،حضرت ابن عباس اورحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے پڑھی اوران تینوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ،حضرت ابن عباس اورحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نےحضرت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ سےبھی پڑھااوران سب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کی وفات اصح قول کےموافق ۱۳۰ھ میں ہوئی۔

☆**عیسی بنِ وردان** رحمہ اللہ: عیسی بن وردان المدنی کنیت ابو الحارث ہے، آپ رحمہ اللہ امام ابو جعفر اور امام نافع رحمہما اللہ کے بھی قدیم اصحاب میں سے ہیں۔ آپ نے امام ابو جعفر اور شیبہ رحمہما اللہ سے قرآن پڑھا، پھر امام نافع رحمہ اللہ سے بھی، آپ امام، مقری، حاذق، محقق اور ضابط کے اوصاف سے متصف ہیں سنہ ۱۶۰ھ کی حدود میں وفات ہوئی۔

☆**ابنِ جماز** رحمہ اللہ: سلیمان بن محمد بن مسلم بن جماز الزہری المدنی رحمہ اللہ کنیت ابو الربیع ہے، آپ نے امام ابو جعفر اور امام نافع رحمہما اللہ کے ساتھ اسماعیل بن جعفر اور قتیبہ بن مہران رحمہما اللہ سے بھی پڑھا، مقری، جلیل، ضابط، نبیل کے الفاظ لکھے

جاتے ہیں۔ ۱۷۰ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ (۱)

امام یعقوب بصری رَحِمَهُ اللّٰهُ :

یعقوب ابوعمرو بن العلاء الحضرمی رَحِمَهُ اللّٰهُ کے بعد آپ ہی رئیس القراء تھے۔امام ابوحاتم السجستانی رَحِمَهُ اللّٰهُ فرماتے ہیں کہ میں نے قرأت کی علل، مذاہب ،اختلافِ حروف اور مذاہبِ نحو میں سب سے بڑا عالم پایا اور لوگوں میں فقہا کے مذاہب اور حروفِ قرآن کی سب سے زیادہ روایت کرنے والا دیکھا۔ ۲۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

(۱) عمدۃ الشغف: ۴

☆ **رویــــس** رحمہ اللہ: محمد بن المتوکل اللؤلؤی البصری، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ امام یعقوب حضرمی کے افضل اصحاب میں سے ہیں۔ آپ کے متعلق مقری، حاذق، امام فی القراءت، ماہر، مشہور، ضابط، متقن جیسے وقیع الفاظ ملتے ہیں۔ ۲۳۸ھ میں وفات ہوئی۔

☆ **روح** رحمہ اللہ: روح بن عبد المومن الھذلی، البصری، النحوی، کنیت آپ کی ابوالحسن ہے، امام یعقوب حضرمی کے اجل اور سب سے زیادہ ثقہ اصحاب میں سے ہیں۔ ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ (۱)

۞ **امــام خلف البزار** رحمہ اللہ: امام خلف البزار رحمہ اللہ وہی ہیں، جن کا ترجمہ امام حمزہ الزیات کے راوی کی حیثیت سے گذر چکا ہے، بعد میں

---

(۱) عمدۃ الشغف: ۳۷

آپ رحمہ اللہ نے خود بھی قراءت اختیار کیا اور مشہور ہوئے، آپ کے بھی دو رشاگرد مشہور ہیں۔

☆**اسحاق** رحمہ اللہ: اسحاق بن ابراہیم بن عثمان بن عبداللہ المروزی ثم البغدادی الورّاق، کنیت ابویعقوب ہے۔امام خلف کے بعد ولید بن مسلم سے پڑھا، اسحاق قیم بالقراءت، ثقہ فی القراءت اور ضابط تھے۔ ۲۸۶ھ میں وفات پائی۔

☆**ادریس** رحمہ اللہ: ادریس بن عبدالکریم الحداد البغدادی، آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔آپ نے امام خلف عاشر کے بعد محمد بن حبیب الشمونی رحمہ اللہ سے پڑھا، امام، متقن، ثقہ تھے۔دار قطنی سے آپ کے بارے میں سوال کیا گیا تو ''ھو ثقة فوق ثقة درجة''

فرمایا یعنی ثقہ بل کہ اس سے بھی ایک درجہ بلند۔ آپ کے بڑے جلیل القدر ائمۂ قراءات اور علما، تلامذہ میں نظر آتے ہیں۔ ۲۹۲ھ میں بہ عمر ۹۳ میں وفات ہوئی۔(۱)

تمت

(۱) عمدۃ الشغف: ۷۰

مراجع ومصادر

الشاطبیۃ.... قاری قاسم صاحب رحمہ اللہ
غیث النفع....ولی اللہ سیدی علی النوری الصفاقسی رحمہ اللہ
البدور الزاہرۃ.... قاری عبدالفتاح بن عبدالغنی رحمہ اللہ
عنایتِ رحمانی.... قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ
احیاء المعانی.... قاری ظہیر الدین معروفیؒ رحمہ اللہ
شرح سبعہ.... قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی رحمہ اللہ
اتحاف فی فضلاء البشر.... الشیخ شہاب الدین رحمہ اللہ
اصول القراءات....صدر القراء جمشید صاحب مدظلہ العالی
الدرۃ المضیۃ.... محمد بن محمد بن محمد علی الجزری رحمہ اللہ
الوجوہ المسفرۃ...... محمد المتولی الشافعی رحمہ اللہ
عشرۃ قرآن.... قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ العالی
عمدۃ الشغف.... قاری ابوالحسن اعظمی مدظلہ العالی
الفوائد المحبیہ.... قاری انیس احمد خان صاحب مدظلہ

شائقین قراءات ثلاثہ کے لئے ایک انمول تحفہ

تسهيل القراء اتِ الثلاثة

مصنف کی ایک اور کتاب ”تسھیل القراءات الثلاثہ“ زیر طبع ہے، یہ کتاب دوسو صفحات پر مشتمل ہے، جو طلبائے قرأت کے لئے ایک انمول تحفہ ہے، جس میں مؤلف نے ثلاثہ کے اصول کو ائمہ کی ترتیب سے بیان کرنے کے بعد فرش کو بہت آسان انداز سے پیش کیا ہے۔

طلبہ کی سہولت کے پیش نظر اس کو نقشہ کی شکل میں ڈھالا گیا ہے؛ چنان چہ ہر سطر میں پانچ کالم بنا کر ان میں

قرأت اس ترتیب سے بیان کی گئی ہے کہ پہلے کالم میں:
حوالہ، دوسرے میں: روایت حفص کی قرأت، تیسرے میں:
آیت نمبر، چوتھے میں: مختلف فیہ قراء کی قرأت ،پانچویں
میں: ان کے رموز بیان کیے گئے ہیں۔

عشرہ کے طلبہ پر مصنف نے اس کو آزمایا تو محسوس
ہوا کہ طلبہ کے رموز اخذ کرنے میں بے حد مفید و سہل
ثابت ہوئی؛ لہذا افادۂ عام کے لیے اب اسے زیور طبع
سے آراستہ کیا جارہا ہے۔امید کہ طالبین اس سے
استفادہ کریں گے۔